الحمد للہ والمنہ

کہ رسالۂ

اغلاط ماجدیہ ۱۳۳۴ھ

جسمین

مولوی عبد الماجد کے رسالہ القاء کے ایک ورق مین بتیس ۳۲ غلطیان دکھائی گئی ہین اور خدا کی قدرت کا نمونہ ظاہر کیا ہے کہ جو شخص صوبہ بہار مین مرزائی جماعت کا مایۂ فخر ہو پھر وہ مدت کی جانکاہی اور دیدہ ریزی کے بعد اہل حق کے مقابلہ مین ایک رسالہ لکھے اور اس کے ایک ورق مین بتیس غلطیان ہون

اہتمام سے منشی سراج الدین رحمانی کے

مطبع رحمانیہ مونگیر مین چھپا

مرزائی گروہ کے بڑے مولوی پر
چیلنجون کی بوچھار

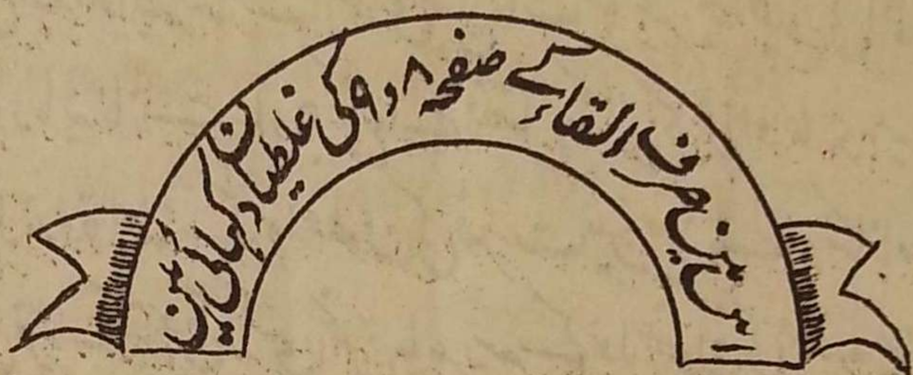
خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہین ہ صاف چھپتے بھی نہین سامنے آتے بھی نہین

چونکہ گروہ مرزائی جھوٹے مدعی کا پیرو ہے اسلئے اُن کا سرمایہ جھوٹ اور دروغ گوئی نظر آتا ہے۔ اُن کے ایک اشتہار مین بہت جھوٹ دیکھے اُس مین ایک یہ بھی تھا۔ ہمارے طرف سے چیلنج پر چیلنج دیا جاتا ہے۔ اور مخالف خاموش ہین۔ یہ ایسا صریح جھوٹ ہے کہ جو حضرات ہماری تحریرون سے واقف ہین وہ جانتے ہین کہ صرف جناب مولٰنا مفتی **عبد اللطیف** صاحب کی طرف سے چھ چیلنج مولوی عبد الماجد کے مقابلہ مین اور ایک اسکے مرشد اور مرشد زادے کے مقابلہ مین ہو چکا ہے۔ اور یہان سے قادیان تک کسی نے جواب نہین دیا اب

ساتوان چیلنج

اِس رسالہ کے اخیر مین دیا گیا ہے۔ اگر مولوی صاحب مین کچھ بھی ہمت اور اپنے مذہب کی حمایت کا جوش ہے تو مرد میدان بنین اور سامنے آوین مولٰنا محمد عبد الشکور صاحب مدیر النجم نے کس زور شور سے چیلنج دیا۔ اور . . . .

ناچار بایدرسانید پر پورا عمل کیا مگر مولوی عبد الماجد صاحب سامنے نہ آئے باوجودیکہ اُنکے بھاگنے کی تمام شرطین منظور کرلی گئین۔ اور صرف خط وکتابت ہی نہین ہوئی بلکہ مناظرہ کے طے کرنے کے لئے بارہ[12] معززین اُنکے مکان پر گئے۔ مگر بجز باتین بنانیکے سامنے آنے کی ہمت نہوئی۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

شہرت اور صحت دو ایسے لفظ ہین جو اپنے معنی اور نیز مصداق کی رو سے جدا جدا ہین۔ اگرچہ کسی موقع پر دونون کا اجتماع بھی ہوجاتا ہے مگر اس سے یہ سمجھنا سخت غلطی ہے کہ شہرت اور صحت دونون ایک ہین اور مشہور بات ضرور صحیح ہوتی ہے۔ آج دنیا مین بہت سی باتین اس درجہ پر شہرت یافتہ ہین کہ قبولیت عام کی سند حاصل کرچکی ہین۔ لیکن کیا کوئی یہ دعوے کرسکتا ہے کہ وہ تمام صحیح ہین اور واقعیت کی حدود مین اُن کا کوئی نشان بھی ہے جو لوگ محض شہرت کو واقعیت اور صحت کی سند بنا لیتے ہین۔ اور اپنے معلومات کی عمارت اسی بنیاد پر اُٹھاتے ہین۔ وہ بڑے مغالطہ مین پڑ جاتے ہین اور صراط مستقیم سے کوسون دور ہو جاتے ہین اسی لئے طالب حق اور محقق کا یہ منصب ہے کہ کبھی شہرت اُس کی طلب اور تحقیق کی آخری حد نہ ہو۔ بلکہ اس کی طرف اوسکو اصلا توجہ نہ ہونی چاہئے۔ ورنہ یہ اُسکے لئے سد راہ ہوگی۔ اس لئے مین نے بھی شہرت کو کبھی اپنے علم کا مبنی نہین ٹھیرایا۔

مولوی عبد الماجد صاحب احمدی جنکی ذات مونگیر-بھاگلپور کی احمدی جماعت کیلئے فخر اور مایۂ ناز ہے- اور جن کو اپنے فضل وکمال کا بڑا ادعا ہے- میرا پہلا تعارف اُنسے یہ ہی کہ ندوۃ العلماء کے واعظون کی فہرست مین مین نے اونکا نام دیکھا آپ خیال فرما سکتے ہین کہ کسی انجمن یا مدرسہ کے واعظون کی صف مین جگہ پانے سے اہل علم اور صاحب فضل وکمال کی نگاہ مین ایسا شخص علم وکمال مین کس درجہ کا مستحق ہوگا- آیا محض اس فہرست مین نام داخل کرانے سے علما کی مجلس کا رکن اور عالم کے خطاب کا اصلی مستحق قرار پا سکتا ہے یا نہین- کیا ہمین یہ نہین معلوم کہ آجکل زیادہ تر انجمن اور مدرسہ کے واعظون مین ایسے ہی علما نظر آتی ہین جو بدنام کنندۂ نکونامے چند کا پورا پورا مصداق ہین- اس کے بعد جب مین مونگیر حاضر ہوا تو عوام مین اُنکی شہرت عقیدت کے ساتھ پائی- لیکن عوام کی اس شہرت وعقیدت نے بھی میرے معلومات مین کسی قسم کا اضافہ نہین کیا جس سے میرا خیال متاثر ہوکر متغیر ہوتا اور اپنی حدود سابق سے ایک انچ بھی تجاوز کرتا کیونکہ عوام کیا خواص مین بھی شہرت اور عقیدت کو مین اپنے علم کا ذریعہ نہین ٹھیراتا تا وقتیکہ مین خود اپنے طور سے اُسے نہ سمجھ لون- اسی لئے مین مولوی صاحب کے علم کے متعلق کسی قسم کی رائے قائم کرنے سے معذور رہا- اگرچہ میرے بعض خاص اون احباب نے جو اہل علم سے ہین مولوی صاحب موصوف کی طباعی وغیرہ کی تعریف کی- اس کے کچھ عرصہ بعد جب مین پھر مونگیر حاضر ہوا تو ہر چہار طرف سے میرے کانون مین یہ صدا پہونچی- اور ہر خاص وعام اعلیٰ ادنیٰ کی زبانسے سنا کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنا مذہب بدل دیا- اور اب وہ مسلمانسے قادیانی ہوگئے لیکن اُنھین زبانون سے پہلے میرے کانون مین چونکہ مولوی صاحب کے فضل وکمال کی طویل داستان پہونچی تھی- پھر اُنھین زبانون سے

اُس طولانی داستان کا اُٹھنا اور قضیہ نامرضیہ سنا - اور ہر شخص کو پہلی شہرت کی غلطی کا مقر اور اپنی عقیدت کی خطا کا معترف پایا - تو مجھے اُن لوگون پر نہایت تعجب افسوس کے ساتھ ہوا کہ کیون وہ اول بلا سمجھے اور بغیر تحقیق ایک رائے ایسی قائم کر لیتے ہین جو عقیدت کے درجہ تک پہونچ جاے - اور جب حق کی روشنی سے اُس جہالت کی سیاہی کا پردہ تار عنکبوت کی طرح پارہ پارہ ہو جاتا ہے جس پر اُن کی عقیدت کی عمارت قائم تھی - تو پھر وہ حیرت سے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہین اور اُسکے خلاف خود ہی فیصلہ دینے پر مجبور ہو جاتے ہین - لیکن مجھے اس شہرت سے بھی اپنے اصول کے موافق کسی قسم کا استفادہ نہوا - ہان مولوی صاحب موصوف کے تبدیل مذہب اور مسلمان سے احمدی ہو جانیکا جب مجھے اپنے طور پر یقین ہو گیا اور میری تحقیق نے اس مین کسی قسم کے شبہہ اور تاویل کی گنجایش نہ رہنے دی تو مولوی صاحب کا یہ تغیر و تبدل میرے لئے ایسا آئینہ شفاف ہوا جس مین مولوی صاحب موصوف کے فضل و کمال اور علمی قابلیت کا پورا پیکر مجسم ہو کر سامنے آ گیا - اور ہر خط و خال صاف صاف نظر آنے لگا - یہ اُنکا تبدل و تغیر میرے ہی لئے آئینہ نہین ہے بلکہ ہر اہل علم و فضل بلکہ طالب علم اور جاہل سمجھدار بھی جب مرزا صاحب کے دعووٰن سے تزویر و تلبیس کی چادر اُٹھا کر دیکھے گا تو اُس کو یہ امر نہایت روشن نظر آئے گا کہ کوئی علم والا تو کیا جاہل سمجھدار بھی اپنے پاک دل کی صفحات مین ان دعوؤن کو ایک لمحہ کے لئے بھی جگہ دینا پسند نہ کرے گا - اور اپنے اعتقاد کی طہارت و نزافت کو اس سے آلودہ و کثیف نہونے دیگا - مثلاً ایک مسلمان کا عقیدہ ہے کہ جناب سرور انبیا آخری نبی ہین - آپ کے بعد کوئی دوسرا نبی آنے والا نہین - قرآن و حدیث اور تمام اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ آیت ماکان

مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ - اپنے ظاہر معنی پر ہے - اور لغت عرب مین خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہین یعنی تمام انبیا کے آخر مین آنے والے - آپ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہین مل سکتا - اس مین کوئی تاویل نہین اور نہ کسی شبہہ کی گنجایش ہے - لیکن مرزا صاحب بھی مدعی نبوت ہین اور بہت سے انبیا سے - مثلاً حضرت عیسی علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام سے اپنے کو افضل اور اعلی کہتے ہین اور محض یہی نہین کہ اپنے کو نبی خیال کرتے ہون بلکہ صاحب شریعت نبی ہونیکا دعوے ہے جس نے مرزا صاحب کی کتابین دیکھی ہین اُسپر یہ بات ظاہر ہے - ہان جنہون نے نہین دیکھین وہ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶ و ۷ منگا کر ملاحظہ فرمائین - اُس سے مرزا صاحب کی عقائد معلوم ہو جائینگے تو اب ایسی حالت مین کوئی ذی علم مسلمان مرزا صاحب کے ان خیالات کی تصدیق کر سکتا ہے ؟ ہرگز نہین - ایسے ہی مسلم اور نامسلم عالم و جاہل یہ جانتا ہے کہ نبی ہدایت و راستی کا آفتاب ہے - جس کی شعاعون سے گمراہی جھوٹ و فریب کی تاریکی کا پردہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہمیشہ منتشر ہو جاتا ہے اوس کے اقوال اوس کے اعمال اُس کے اخلاق اُس کے معاملات عالم کے لیے اُسْوَہ حَسَنَہ بنکر چمکتے ہین اور اُسی کی روشنی سے تمام خلق منزل مقصود پر پہونچتی ہے - اوس کا قول وہی ہوتا ہے جو اوس کا عمل ہے اور عمل بھی قول پر پورا منطبق ہوتا ہے قول و فعل مین سر مو تفاوت اور اختلاف کا رائحہ بھی نہین ہوتا ہے اب جو شخص مرزا صاحب کے اقوال - اعمال - اخلاق - معاملات کو اس منہاج نبوت پر کسیگا تو بے اختیار بول اُٹھے گا - اِنْ هِيَ اِلَّا اِفْكٌ اِفْتَرٰى - فیصلہ آسمانی مین اسی منہاج نبوت پر تول کر دکھلایا گیا ہے - تاکہ اُس سے ذی علم سے لیکر

امی تک اور مسلم و نامسلم تمام کو یکسان فائدہ ہوا اور اس روشن اور کُھلی ہوئی بات کو ہر شخص سمجھ لے یعنی منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی جو کہ مرزا صاحب کی نبوت کا نہایت عظیم الشان جھنڈا تھا۔ اور نیز اس مین یہ بھی دکھلایا ہے کہ مرزا صاحب کو اپنی اس پیشین گوئی پر خود بھی کامل وثوق اور اعتبار نہ تھا ورنہ حالت بے اختیاری مین بذریعہ خطوط کے منکوحہ آسمانی کی باپ سے وہ تحریکات اور معروضات نہ فرماتے اور خوف و رجا[۱] کا بھانک نہ دکھلاتے جو اُن سے ظہور مین آیا۔ یاد رکھو اور خوب سمجھ لو کہ آسمانی آواز سے بڑھکر نبی کے لئے کوئی شی باعث اطمینان قلب اور تسکین خاطر نہین ہو سکتی اب محمدی بیگم کے نکاح کی صدا اگر آسمانی صدا تھی تو وہ ضرور پوری ہو کر رہتی اور اس نامرادی کے عالم مین تڑپ تڑپ کے مرزا صاحب کی روح پرواز نکرتی اور نہ مرزا صاحب سے یہ مضطربانہ تحریرات اون فطرتی جذبات سے وقوع مین آتین جنھون نے مرزا صاحب کی قوت اختیاریہ کو کلیتہً زایل کر دیا تھا۔ اب جس شخص کا قول کچھ ہو اور فعل کچھ ہو اور دونون کی ڈنڈون مین یون بُعد ہو تو اُسپر اس منہاج نبوت سے جو فتوی ہو سکتا ہے فیصلہ آسمانی مین جماعت احمدیہ کو خصوصًا اور مسلمانون کو عمومًا اُسی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

الغرض مولوی صاحب موصوف کا احمدی ہونا تو ایسا ہے جس سے خود مولوی

---

[۱] عالم اسباب مین تدابیر انبیا بھی کرتے ہین مگر تدابیر کے اقسام اور اُنکے مواقع ہین جس قدر الہامات مرزا صاحب نے منکوحہ آسمانی کے نکاح مین آنے کی نسبت بیان کئے ہین اور کامل وثوق اُن الہامون مین دلایا گیا ہے۔ اوس کے بعد وہ پریشانی اور بے اطمینانی جیسی مرزا صاحب کے خطوط سے ظاہر ہے کسی اہل اللہ کو نہین ہو سکتی۔ فیصلہ آسمانی حصہ اول غور سے دیکھئے ۱۲

صاحب کو بھی انکار نہین اور مسلمہ فریقین ہے - اور یہ مقدمہ بھی نہایت واضح
اور بدیہی اوّلی ہے کہ کوئی ذی علم اور سمجھدار احمدی نہین ہو سکتا جیسا کہ میرے
بیان سابق سے اس پر پوری روشنی پڑتی ہے - اور فیصلہ آسمانی خاص اسی موضوع
پر لکھا گیا ہے - ان دونون باتون سے جن یقین اور اعتقاد کے فطرتاً ہر انسان
قریب ہو جاتا ہے اور جو صورت اس آئینہ مین نظر آتی ہے - مین بھی مولوی صاحب کے
متعلق اوس اعتقاد رکھنے پر مجبور تھا - اور واقعی اوس مین اُن کے فضل و کمال اور
علم کی اصلی صورت نظر آئی اُس کے سوا بھی میرے پاس بہت سی ایسے دلائل قاطعہ
ہین جن سے اس اعتقاد و یقین کی بنیادین نہایت ہی مضبوط اور غیر متزلزل
ہو جاتی ہین جن مین سے بعض کو مین یہان بیان کرتا ہون -

(۱) فیصلہ آسمانی کو مین نے اول سے آخر تک بغور پڑھا ہے اور اس وقت
بھی وہ میرے سامنے ہے اس مین شک نہین کہ اوسکے دیکھنے سے پہلی بات
جو ہر شخص پر مہر نیمروز کی طرح ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ نہایت نیک نیتی
اور اخلاص سے لکھا گیا ہے - اُسکے ہر ہر فقرہ اور جملہ سے اُسکے مصنف کا اخلاص
اور اسلامی ہمدردی ٹپکتی ہے - اور اُس کی بناء اعلاء کلمۃ اللہ کے سوا کچھ معلوم
نہین ہوتی - دوسرے اُسمین صرف اس امر کو ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب نے جو
نبوت کا ادعا کیا ہے - اس کی تصدیق اور تکذیب مین ہمین کسی خارجی دلائل
پر نظر ڈالنے کی ضرورت نہین ہے بلکہ مرزا صاحب خود ہی اپنی زبان اپنے
قلم سے آپ ہی مکذب ہین - اور اپنے ہی کلام سے خود علی رؤس الاشہاد منادی
کر رہے ہین کہ میرا یہ دعوے غلط ہے اور مین اپنے دعوے مین جھوٹا ہون اب
جبکہ مرزا صاحب کو خود اپنے اس دعوے نبوت پر ایمان اور یقین نہین تو
افسوس ہے اون لوگون کی فہم اور ایمان پر جو اُن پر ایمان لائے ہین اور

اونکے اس دعوے کی تصدیق کرتے ہین۔

پہلی بات کہ مرزا صاحب نے ادعانبوت کیا ہی۔ اُنکی کتابون اور رسالون سے ایسی ثابت ہی جس مین کوئی تردد وشبہہ نہین۔ اور جس کو اس مین شک ہو وہ صحیفہ نمبر ۶ و ۷ کو دیکھے۔ رہا دوسرا امر یعنی مرزا صاحب خود ہی اپنے کلام سے اپنے مکذب ہین اور جھوٹے ٹھیرتے ہین۔ اور اس سے ثابت ہی کہ مرزا صاحب نے منکوحہ آسمانی کی پیشگوئی کی اور اُسے اپنی صداقت کا اتنا بڑا جھنڈا بنایا کہ جسکا سر عرش معلی تک ہی۔ لیکن پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ اور جھوٹی نکلی۔ تو اب اپنے ہی قول سے مرزا صاحب کاذب ٹھیرے۔ یہ دو باتین ایسی ہین جو فیصلہ آسمانی مین اسطور سے ثابت ہین کہ اُس کے دیکھنے کے بعد انمین کوئی شک وشبہہ نہین رہتا۔ اور انکا یقین ہوجاتا ہے اور اُن کی صحت اور واقعیت اظہر من الشمس ہوجاتی ہی۔ اب جو شخص واقعات اور امور حقہ کی مخالفت کرکر اور اُن کو جھٹلائے وہ سوا اس کے کچھ نہین کہ اپنی اندرونی تاریکی پر روشنی ڈالتا ہے اور اپنے لئے ایک مضبوط شہادت قائم کرتا ہے۔ مثلاً اقلیدس نے ثابت کیا ہی کہ مثلث کے دو ضلعون کا مجموعہ تیسرے ضلع سے ہمیشہ زیادہ ہوگا اور کبھی مثلث کا تنہا ایک ضلع دو ضلعون سے نہین بڑھ سکتا۔ یا دو اور دو چار ہوتے ہین اب اگر کوئی شخص یہ ثابت کرے کہ مثلث کا تنہا ایک ضلع دو ضلعون کے مجموعہ سے بڑھ سکتا ہے۔ یا دو اور دو چار نہین ہوتے تو ایسے دعوے کرنے والے کے متعلق قبل اس کے کہ اُس کے دلیل پر غور کرین کیا رائے قائم کی جائیگی۔ اور اہل علم اور صاحب فہم اُسکو کیا سمجھین گے ایسے ہی فیصلہ آسمانی کا جو کہ اپنے نام کی طرح واقعی آسمانی فیصلہ ہے۔ الاسماء تنزل من السماء مشہور بات ہے۔ اگر کوئی جواب دے اور اوسکی

مخالفت کرے تو اُس کو بھی عقلا علما اُسی کے پہلو بہ پہلو بٹھائینگے جو مثلث کے تنہا ایک ضلع کو دو سے بڑا کہے - یا دو اور دو کی مجموعہ کو چار نہ کہے - اسی لئے مجھے جب یہ معلوم ہوا کہ مولوی صاحب موصوف فیصلہ کا جواب لکھ رہے ہین تو میرے اُس الیقین کو جو اُن کے تبدل مذہب سے مجھے ہوا تھا اور زیادہ مدد ملی اور اب یہ سمجھا کہ خدا خیر کرے مرض لاعلاج ہے کیونکہ وہ بسیط نہین بلکہ مرکب ہے

(۲) مونگیر مین اہل حق نے جماعت احمدیہ کو مسجد واقع دلماور پور سے اس بنا پر روکا کہ وہ اپنے امام کے ساتھ ایک جدا جدید جماعت قائم کرنا چاہتے تھے - جماعت احمدیہ نے اپنے استقرار حق کا استغاثہ عدالت مین دائر کیا - مستغیث کی طرف مولوی صاحب موصوف بھی گواہون مین تشریف فرما ہوئے -

اب یہان چند باتین قابل توجہ ہین - **اوّل** تو یہ کہ آجکل عدالت مین گواہ کہانتک اپنی صداقت اور راست گفتاری سے کام لے سکتا ہے - اور ایک عالم راستباز اس منصب کے لئے کسقدر رجہ کا استحقاق رکھتا ہے - اور کیا علما کا یہی کام ہے کہ وہ حال کی عدالتون مین گواہی دیا کرین - **دوسرے** یہ کہ اس مقدمہ مین مولوی صاحب کو یہ خیال کرنا اور سمجھنا ضروری تھا کہ اُن کی گواہی کی کیا ضرورت ہی اور مقدمہ کے متعلق وہ کیا شہادت دیسکتے ہین - مین نے خود بھی جماعت احمدیہ سے کہا کہ اس مقدمہ مین علما کے شہادت کی ضرورت نہین بلکہ مضر ہے - مگر مولوی صاحب نے اسے نہ سمجھا اور گواہی دیکر اپنا رہا سہا بھرم بھی کھو دیا - اسی لئے اہل حق نے اپنے طرف سے کسی عالم کو گواہی مین پیش نہین کیا - اور اُنکے علما نے فرمایا کہ مسائل کے لئے کتابین بہتر گواہ ہین - اور مسائل کے سوا اس مقدمہ مین ہمارے

بیان سے کوئی تعلق نہین ہے۔اس واقعہ سے علم کے سوا مولوی صاحب کی فہم وفراست پر بھی کامل روشنی پڑتی ہے کہ کمالات علمیہ کے سوا ماشاء اللہ مولوی صاحب بڑے معاملہ فہم اور ذی ہوش اور فہمیدہ ہین ؎
برین عقل و دانش بباید گریست ؎

(۳) فیصلہ کے جواب مین جب القاء شائع ہوا۔ اور مین نے اُسے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس کی اشاعت سے غرض صرف عوام کا فریب ہے اور اُن کو یہ دکھانا ہے کہ ہم بھی پانچوین سوار وَن مین ہین۔ ورنہ حقیقت مین فیصلہ کا جواب دینا تو کارے دارد۔ اوس کے مطالب کا علو مولوی صاحب کے پرواز فہمی سے کہین بالاتر ہے اور سبقاً سبقاً پڑہنے سے بھی مرحلہ کے طے ہونیکی امید وہم کی حدود سے آگے نہین بڑہتی۔ اسی بنا پر بذریعہ اعلان حقانی یہ یہ چاہا گیا کہ مولوی صاحب حکم مقرر کر کے زبانی اسکا فیصلہ کرین کہ فیصلہ کا جواب اس مین ہے یا نہین۔ غرض اس سے صرف یہ تہی کہ یہ راز سربستہ منظر عام مین رونما ہو۔ مگر یہان تو مولوی صاحب نے بڑی دور اندیشی سے کام لیا اور سامنے آنے کی ہمت نہ کی۔ اور یہ فرمایا کہ ہم بھی اسکے لئے اپنے شاگرد کو مقرر کرین گے۔ اہل حق نے اسے بھی تسلیم کیا اور کہا کہ ہمین اسمین بھی عذر نہین کہ آپ کا شاگرد ہی اسکا فیصلہ کرے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ آجتک آپ نے کسی کو تمام کتب درسیہ پڑہا کر سند فراغ عطا فرمائی بھی ہے یا نہین

قابل رحم ہے اُس شخص کی رسوائی بھی ؎ پردے پردے ہی مین کمبخت جو رسوا ہو جائے

جب دیکھا گیا کہ مولوی صاحب اور شاگرد صاحب دونون سامنے نہین آتے تو میر فیض علی صاحب صفی پوری کو اس پر آمادہ کیا گیا کہ وہ مولوی صاحب کی دعوت کرین۔ اور اُس مین مولوی صاحب اور میر صاحب اور ایک شخص

اہل حق سے ہو اور ان کے سوا کوئی اور نہ ہو - اور پھر وہان مولوی صاحب سے اس مین گفتگو ہو - چنانچہ میر صاحب نے مولوی صاحب کی دعوت کی اور مولوی صاحب نے اُسے قبول کیا - اور آیندہ ہفتہ مین آنیکا وعدہ کیا - اور حسب وعدہ آیندہ ہفتہ مین خوشی خوشی ٹھیک وقت مقررہ پر مولوی صاحب بھاگلپور سے مونگیر پہونچے - اور یہان پہونچکر کسی طرح سے اس کا پتہ مولوی صاحب کو چل گیا کہ میر صاحب کے یہان یہ محض کھانے کی ہی دعوت نہین ہے بلکہ سربستہ راز کے تھیلہ کی گرہ کشائی کی تقریب بھی ہے اور القا کے صفحات مین فیصلہ کی انوار کو جس سیاہ چادر سے چھپاکر عوام کو فریب دیا گیا ہے - آج آفتاب صداقت کی طلوع سے وہ صبح کاذب کی طرح حق کی روشنی سے پاش پاش ہو جائیگی - پس اب تو خرمن تمنا پر بجلی گر گئی اور خوشی اور مسرت کی جگہ پر افسردگی اور ناکامی نے اپنا قبضہ جمایا - اور فوراً ہی مولوی صاحب نے بذریعہ رقعہ میر صاحب کو اطلاع دی کہ اگر آپ کو مجھ سے کچھ نصائح سننا منظور ہون تو خیر ورنہ اگر مناظرہ مقصود ہے تو مین آپ کے یہان نہین آسکتا - اور اس طرح سے پھر وہ سربستہ راز کا تھیلہ محفوظ بچاکر واپس لے گئے ؎

کہہ رہی ہے حشر مین وہ آنکھ شرمائی ہوئی ؛ اس بھری محفل مین کیسی ہاے رسوائی ہوئی

مقدمہ مسجد کے دوران مین وکیل عبدالحمید صاحب اور قاضی ابوظفر صاحب کے روبرو کہا گیا کہ آج مولوی صاحب بھی یہان موجود ہین بہتر ہو کہ زبانی گفتگو سے فیصلہ کر لیا جاے - حکیم محمد خلیل صاحب نے اول تو منع کیا مگر کچھ دیر بعد مولوی صاحب راضی ہو گئے - اور قاضی صاحب کے مکان پر شام کو گفتگو قرار پائی - لیکن مولوی صاحب شام کے قبل ہی چار بجے بھاگلپور روانہ ہو گئے - اور اوس کے بعد پھر آخر مقدمہ تک مولوی صاحب عدالت مین نظر نہ آئے حالانکہ اس کے بعد

بہت روز تک مقدمہ رہا۔ اور اس کے قبل ہر پیشی پر مولوی صاحب عدالت
مین نظر آتے تھے۔ کیا ناظرین ان حالات پر واقفیت کے بعد بھی مولویصاحب
کے فضل وکمال۔ فہم وفراست سے روشناسی نہ ہوگی؟ نہیں نہین ضرور ہوگی
بقول حافظ شیرازی رح

نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ؎

مگر یاد رہے کہ مولوی صاحب اگر فیصلہ کا جواب نہ دیتے تو شاید کچھ روز یہ پہیلی
اور نہ حل ہوتی مگر سچ ہے ؎

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ؎ میلش اندر طعنہ پاکان برد

الحاصل جب یہ یقین ہوگیا کہ مولوی صاحب کبھی سامنے ہوکر
دوبدو فیصلہ نہ کرین گے اور محکمہ راز کا پردہ فاش نہ ہونے دین گے اسلیئے
مجبورًا پھر ہمین کاغذی صفحات کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ اور اُسی کے ذریعہ سی
مولویصاحب کے اُن مضامین کی جو القامین لکھے گئے ہین داد دینی پڑی۔
یہان اول یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ محرر اور کاتب کے لئے یہ لازمی
ہی کہ اوسکا املا صحیح ہو۔ اوس کی تحریر اور انشا مین بدنما داغ نہ ہو۔ املا کی صحت
یہ ایسی شی ہے کہ ہر کاتب کے لئے یہ پہلی منزل ہے جس مین املا کی صحت نہو
وہ اس قابل ہی نہین کہ وہ معمولی روزمرہ کا کام خط وکتابت بھی کرسکے
فن تحریر مین اول بچون کو املا کی صحت بتلائی جاتی ہے اس کے بعد مصنف
پر خصوصًا اُس شخص کے لئے جو کسی کا جواب دینا چاہے۔ دو باتیں ضروری ہین
اوّل یہ کہ جس کا جواب دے اُسکے کلام کو سمجھے اور اوس کی غرض اور مقصود
پر مطلع ہو تاکہ خود غلطی مین نہ پڑے۔
دوسرے یہ کہ دعوے اور دلیل مین فرق کرے اور دلیل کا معیار

سمجھے کہ دلیل کو دعوے پر انطباق تام ہے یا نہین - اور اُسکو مستلزم ہی یا نہین
تیسرے یہ کہ اپنے مبلغ استعداد اور جس کے مقابلہ مین لکھے یا جس
مسئلہ پر بحث کرے اُس مین موازنہ کرے - اور اِن تمام سے مقدم ہی کہ فہم کی
استقامت اور طبیعت کی سلامتی سے آراستہ ہو - القاء ربانی کے دیکھنے سے
جو امر اوس کے لائق مصنف کی بابت ہر منصف ذی علم پر روشنی مین نظر آتا ہی
وہ یہ ہے کہ اِن تمام اُمور مذکورہ بالا سے مصنف موصوف معرّا ہے اور
ادن کی جگہ اُن کے اضداد نے لی ہے - ان اوصاف کے ہونے
سے قلم کا مسافر اپنی حرکت مین اس سطح پر جس قدر ٹھوکرین کھا سکتا ہے
مصنف مذکور کو چونکہ وہ تمام ٹھوکرین لگی ہین اور اُس منزل کی حدود سے ایک
اینچ بھی اُس نے طے نہین کیا - بلکہ ٹھوکروں کی کثرت نے اُسے اوندھا گرا
دیا ہے اس لئے اس دلدل سے اوسے نکالنا تو ناممکن ہو گیا ہے ہان
اوس کے پھسلنے اور اوندھا گرنے کے مواقع کو دکھا دینا اور راہ پر مشعل ہدایت
رکھدینا ممکن تھا - اسلیئے مین چاہتا ہون کہ اُس کی ہر ٹھوکر اور پھسلنے
کی جگہ کو دکھاؤن - مگر چونکہ ہر مبحث مین ان کی تعداد بہت ہی اسلئے
ناظرین کی سہولت کے لئے اور نیز مولوی صاحب کے غور و خوض کے
لئے یہ بہتر سمجھا کہ القاء کے ہر ہر بحث کو علیحدہ علیحدہ دکھاؤن ورنہ تمام کو
ایکبار دکھانے مین کتاب بہت بڑھ جائیگی جس کے دیکھنے مین وقت کا بڑا حصہ
صرف کرنا ہو گا -

مولوی عبد الماجد صاحب احمدی نے اپنی کتاب القاء مین فیصلہ آسمانی کے
مضامین کو تین اعتراضون پر منقسم کیا ہے اُس مین سے پہلے اعتراض کو ضمنی
قرار دے کر اُس مین گیارہ غلطی گنائی ہین اب مین یہان اُن کی پہلی ہی غلطی

سے شروع کرتا ہون اور مولوی صاحب سے نہایت ادب سے کہتا ہون کہ بندہ کا قصور معاف ہو یہ غلطی آپکے فہم کی ہے جسے نافہمی سے آپ دوسرون کے ذمہ عاید کرنا چاہتے ہین (خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم) اب آپ ذرا سنبھل جاے اور گوش ہوش سے میرے معروضات کو سنئے۔

اس پہلی غلطی مین مولوی عبدالماجد صاحب احمدی نے جس قدر ٹھوکرین کھائی ہین نہایت اختصار سے وہ مواقع دکھلاتا ہون۔

(۱) مولوی عبدالماجد صاحب کو پہلی ٹھوکر املا مین

اول مین یہان ایک ایسا قاعدہ بیان کرتا ہون جس سے عربی مدارس کے ابتدائی جماعت کے طالب علم بھی واقف ہین اور وہ یہ کہ مقفی اسم مفعول ہی تقفیہ سے جو مصدر ہے باب تفعیل کا جیسے تصلیہ سے مصلی۔ تزکیہ سے مزکی۔ تخلیہ سے مخلی۔ لیکن مولوی عبدالماجد صاحب نے مقفی کو مقفہ ہاے ہوز سے لکھا ہے۔ یہان مین اونکی بعینہ عبارت نقل کرتا ہون۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۹ سطر ۲۰ القاے ربانی (اعجاز المسیح مین جس طرح مقفہ اور مسجع عبارت ہے اس سے مدارج السالکین کو تو کوئی تعلق ہی نہین) یہان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کے نزدیک عبارت کے مقفی اور مسجع ہونے کو بھی کلام کی خوبی اور اعجاز مین دخل ہے۔ حالانکہ محض مقفے ہونا کوئی عمدگی نہین بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا ہے حدیث مثلُ ذٰلک یُطَلّ ملاحظہ ہو۔

اب جس شخص کا علمی معیار یہ ہو کہ اس کو یہ بھی معلوم نہین کہ لفظ مقفی ہے یا مقفہ۔ جس کو فارسی دان بھی جانتے ہین۔ اور قرآن خوان بھی سمجھتا ہے افسوس ہے اس کی فراست پر کہ وہ علماے کرام کے سامنے کہنے کی جرأت کرے اور اپنی حالت پر نہ شرماے۔ ہم مولوی صاحب سے دریافت کرتے ہین کہ مقفی کیا

لفظ ہے اور اسکے کیا معنی ہین اور اسکا کس لفظ سے اشتقاق ہے۔ اگر آپ اسی
کو بتلا دین تو اس سے آپ کی علمیت کا پتہ اور قابلیت کا انکشاف ہو جائیگا اور
یہ تو ہارے درجہ کا جواب معمولی ہے کہ کاتب کی غلطی ہے لیکن اہل فہم اس سے
بخوبی واقف ہین کہ ایسے موقع مین غریب کاتب کی کہانتک دسترسی ہو سکتی
ہے۔ مگر ہان مولوی صاحب اپنے ہاتھ کا مسودہ جس سے کاتب نے نقل لی ہے
دکھلائین اور وہ کاتب کی غلطی کی تصدیق کرے تو اس وقت غریب کاتب بھی
قابل نفرین ہوگا۔ یہان مولوی صاحب نے حقیقت مین چار غلطیان کی ہین۔

(۱) اول علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ کی تفسیر کی عبارت کی فصاحت اور بلاغت
کو نہین سمجھے اور اوس کی خوبی اور عمدگی سے جاہل رہے۔ اور اپنی اس جہل
کو علم سمجھا۔

(۲) دوسری مرزا صاحب کی عامیانہ عبارت کو فصیح و بلیغ سمجھے حالانکہ
اوسے فصاحت و بلاغت سے کوئی تعلق نہین اسے اہل علم خوب سمجھتے ہین۔

(۳) تیسری مقفی اور مسجع ہونے کو بلاغت اور فصاحت کا معیار سمجھا
حالانکہ اس کو فصاحت سے کچھ تعلق نہین۔

(۴) مقفی کا املا غلط لکھا۔

ہان مولوی صاحب یہان مجھے آپ سے یہ بھی دریافت کرنا ہے کہ
کسی جاہل کی جہالت کا پردہ فاش کرنا بھی علمی اعتراض ہوگا یا نہین۔

(۲) مولوی عبد الماجد کو دوسری ٹھوکر الفاظ کی ترکیب مین	مولوی صاحب فرماتے ہین کہ اُس وقت اُس کے معجزانہ دعوے کو الٹے۔ کیا مولوی

صاحب دعوے خود معجزہ ہے جیسا کہ آپ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے

سلہ دیکھو القا صفحہ ۸ سطر ۱۳ - ۱۲

یا اعجاز کا دعوے ہے۔ مگر غالباً آپ کے نزدیک تو معجزانہ دعوی اور دعوے اعجاز مین کچھ فرق ہی نہو گا ورنہ معجزانہ دعوے کا لفظ آپ کے قلم سے نہ نکلتا اس امتیاز و فرق کے لئے تو فہم کی ضرورت ہی۔ اور اسکے ساتھ تھوڑا سا علم بھی درکار ہے۔ خدا کی قدرت ہی کہ جس شخص کے علمی پایہ کا منارا اس قدر روشن ہو کہ معجزانہ دعوے اور دعوے اعجاز اُس کی روشنی مین ایک نظر آتی ہین وہ فیصلہ آسمانی کا جواب لکھے اور یہ کہے کہ اس مین کوئی نیا علمی اعتراض نہین ہے۔ جب اس روشنی مین یہ تیزی اور صفائی ہے کہ الفاظ کے معنی کا امتیاز نہین رہتا تو پھر اس مین کیا تعجب کی بات ہی کہ فیصلہ آسمانی مین نیا علمی اعتراض نظر نہ آئے۔

(۶) مولوی عبد الماجد کو تیسری ٹھوکر اسی وادی مین

مولویصاحب لکھتے ہین[۵۱] (مدارج السالکین محدثین کے اصول بیان وطرز بحث پر ایک کتاب ہے) ناظرین بالانصاف کیا مدارج السالکین مین محدثین کے بیان و بحث کے اصول و قواعد کو لکھا ہے کہ انکا بیان اور بحث کن کن اصول کے تحت مین ہوتا ہے۔

افسوس ہے کہ جو شخص اپنے مافی الضمیر کے ادا پر بھی قادر نہو اور جو خود کہے اُسے بھی نہ سمجھے وہ اہل علم کے مقابلہ مین آنے سے نہ شرمائے اب جس شخص کا املا غلط ہو الفاظ غلط ہون نہ لکھنا جانے نہ بولنا وہ نیا علمی اعتراض کیا سمجھے گا۔

(۷) ساتوین ٹھوکر

مولوی صاحب لکھتے ہین[۵۲] (اکثر مسائل بر طبق مسلک محدثین الخ) ناظرین ذرا اس جملہ کو ملاحظہ فرمائے کہ یہ فارسی ہے،

۵۱ دیکھو القا صہ ۹ سطر ۱۵ - ۱۲ ۵۲ دیکھو القا صہ ۹ سطر ۱۶ - ۱۲

یا عربی یا اُردو ہے یا ترکی۔

اے صاحب آپ تو کتاب اردو مین لکھ رہے ہین۔ اُردو لکھتے لکھتے برطبق مسلک محدثین پر کہان پہونچ گئے۔ اسی بناپر نئے علمی اعتراض کی تلاش ہے ابھی اُردو لکھنا سیکھئے پھر علمی نیا اعتراض خود نظر آنے لگے گا۔

(۸) آٹھوین ٹھوکر مطلب نہ سمجھنے سے۔

ہمین جماعت احمدیہ سے عموماً اور مولوی صاحب سے خصوصاً امید نہین کہ وہ اصل بات کو سمجھین اگر وہ سمجھ اور راستی۔ انصاف سے کام لیتے تو آج وہ احمدی نہ ہوتے۔ خاص کر آسمانی فیصلہ کے بعد تو وہ ضروری علیحدہ ہوجاتے اور یُلقِی الشَّیطَانُ فِی اُمنِیَّتِہ کی نوبت نہ آتی۔ لیکن عام مسلمانون کی واقفیت اور انصاف پرستون کیلئے پہلے مین یہان فیصلہ آسمانی کے مطلب کو لکھتا ہون جس سے ناظرین خود فیصلہ کرین گے کہ مولوی صاحب نے فیصلہ کو سمجھا ہے یا نہین اصل یہ ہے کہ مرزا صاحب نے یہ دعوے کیا ہے کہ **اعجاز المسیح** اور **اعجاز احمدی** معجزہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ان دونون کے معجزہ ہونے کے یہی معنی ہین کہ یہ دونون کلام معجز ہین۔ دیکھو قرآن کی نسبت مسلمانونکا یہ اعتقاد ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے اور خود قرآن نے بھی یہ دعوی کیا ہے۔ تو اسکا مطلب بھی یہی ہے کہ قرآن کلام معجز ہے۔ اور کلام معجز کے یہ معنی ہین کہ اس کلام بلیغ کی بلاغت اس مرتبہ کی ہو کہ انسانی طاقت سے بالا ہو اور کوئی انسان ایسے بلیغ کلام پر قادر نہو اور مبدء فیاض نے انسانون مین جو ملکہ اور قوت ودیعت کیا ہے وہ ایسے کلام کے ترتیب اور ترکیب سے عاجز ہو۔ اور یہ مرتبہ اوس کی قوت سے باہر اور اعلی ہو۔ چنانچہ کوئی اہل علم اس سے ناواقف نہین علامہ تفتازانی مطول شرح تلخیص مین لکھتے ہین۔ وھوان یرتقی الکلام فی بلاغتہ

الی ان یخرج عن طوق البشر ویعجز ھم عن معارضتہٖ یعنی کلام کا اعجاز یہ ہے کہ اُس کی بلاغت اس درجہ کی ہو جو انسانی طاقت سے باہر ہو۔ اب مرزا صاحب کا اِن دونون کتابون کو اعجاز کہنا اوس کے یہی معنی ہین کہ یہ دونون کلام اپنی بلاغت مین اس درجہ پر ہین کہ فطرت انسانی اوس کے مقابلہ سے عاجز ہے۔ اور یہ اُن کی طاقت سے باہر ہے جس طرح سے قرآن پاک معجز ہے اوس کے بھی یہی معنی ہین کہ ایسا کلام انسان کی مجال نہین کہ بنا سکے اور تیرا علم اس سے بھی ناواقف نہین کہ کلام کی بلاغت مین یہ بھی منجملہ اور باتو نکے لازمی ہے کہ اوس مین صرفی۔ نحوی۔ اور لغت۔ اور صلات۔ کی اغلاط نہون جس کلام مین صرفی غلطی ہو یا نحوی ہو یا لغت کی ہو۔ یا صلات کی ہو وہ کلام بلیغ بھی نہین ہو سکتا۔ چہ جائیکہ معجز ہو۔ اس جگہ غالبًا مجھے یہ ظاہر کر دینا بھی نامناسب نہین ہو گا کہ مرزا صاحب کے اِن دونون رسالون مین اِن تمام قسم کی غلطیان کثرت سے ہیں۔ اور علما نے خود مرزا صاحب کو بھی اس سے مطلع کیا تھا اور ابطال اعجاز مرزا جو چھپا ہے اُسے ناظرین ملاحظہ فرمائین اور پھر ہمارے اس دعوے کو دیکھین تو معلوم ہو گا کہ مرزا صاحب نے یہ محض عوام کو فریب دیا ہے

الحاصل مرزا صاحب نے ان دونون کے اعجاز کا دعوے تو کیا لیکن اپنے اس دعوے پر کوئی دلیل نہین بیان کی۔ اور نہ آجتک کسی احمدی نے اسس دعوے کو دلیل سے منور کیا۔ اس وقت تک یہ دعوےٰ محض تاریکی مین ہی۔ اور یہ نہایت موٹی او کھلی ہوئی بات ہے جس کو ہر شخص جانتا ہے کہ محض دعوے قابل سماعت نہیں تا وقتیکہ شہادت سے اُسے ثابت نہ کیا جائے اور اسی لئے ہر طالب حق کو یہ استحقاق ہے کہ وہ مدعی سے اوسکے دعوے پر دلیل کا مطالبہ کرے۔ اسی لئے فیصلہ آسمانی مین مرزا صاحب کے اس دعوےٰ

پر دلیل کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ مین یہان فیصلہ آسمانی سے اُس کی بعینہ عبارت نقل کرتا ہون جس سے ناظرین کو ہمارے اس بیان کی تصدیق ہوگی۔ اور اسکا پتہ چلیگا کہ مولوی صاحب افسوس ہے کہ اُردو بھی نہین سمجھے۔ فیصلہ آسمانی حصہ دوم صفحہ ۴ کے سطر دوم مین ہے (ایک اور حیرت یہ ہے کہ دو کتابین مرزا صاحب نے لکھی ہین ایک کا نام اعجاز المسیح اور دوسرے کا نام اعجاز احمدی ہے ان دونون رسالون کو معجزہ مانا جاتا ہے یہ سمجھ مین نہین آتا کہ ان کی خیال مین انکے مضامین ایسے عالی اور مفید خلائق ہین کہ دوسرا عالم لکھ نہین سکتا یا ان کی عبارت ایسی فصیح و بلیغ ہے کہ دوسرا ادیب نہین لکھ سکتا یا دونون باتین ہین)۔ صاحبو! یہ عبارتہا صاف اور واضح ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ان دونون کا اعجاز روشن اور ظاہر تو نہین ہے جس کو مان لیا جائے۔ بلکہ یہ دعوے بیان کا محتاج ہے۔ اور جبکہ یہان عام معجزہ مین بحث نہین ہے بلکہ خاص معجزہ مین گفتگو ہے۔ یعنی اُس کلام مین جو معجزہ ہے اور جس کے اعجاز کا دعوے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ کلام معجز وہی ہو سکتا ہے جو انسانی طاقت سے بالا ہو۔ تو ان رسالون کے معجز ہونے کے بھی یہی معنی ہونگے کہ ایسا لکھنا انسانی طاقت سے باہر ہے ورنہ معجزہ نہین ہو سکتے۔ اسی لئے فیصلہ مین اس کا مطالبہ کیا گیا کہ انکی وجہ اعجاز کو بیان کرنا ضرور ہے اور اسی کے ضمن مین اس دعوے کے نظری ہونے کی تائید مین یہ بھی کہا گیا کہ ان مین اعجاز نہ بلحاظ مضامین ہے اور نہ بلحاظ عبارت کیونکہ مدارج اللسالکین اور اعجاز البیان کیا بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ عبارت دونون اعتبار سے ان دونون سے بہتر ہین۔ بلکہ اہل علم و فضل کی نگاہ مین مرزا صاحب کے رسالے بدرجہا گھٹے ہوئی ہین پھر ایسی حالت مین مرزا صاحب کا دعوے اعجاز بہت زیادہ محتاج بیان ہو جاتا ہے

اور اس قابل نہین کہ بلا دلیل اُس کو مان لیا جاے۔ اب مرزا صاحب یا کسی احمدی کا یہ کہنا کہ یہ رسالے اس زمانہ کے علما کے مقابلہ مین لکھے گئے ہین اور ایک وقت معین تک اسکا اعجاز ہے۔ یہ بات اگرچہ عوام اور ناواقفون کے دام مین لانے کے لئے گو کچھ کام آوے مگر اہل علم کے سامنے وہی کہہ سکتا ہے جو آنکھون پر پٹی باندھ لے یا خود جاہل ہو۔ ورنہ اگر کسی احمدی مین غیرت و شرم ہے تو وہ دکھلائے کہ کسی نے بھی کلام معجز کے یہ معنی بیان کئے ہین جو احمدی جماعت کہتی ہے۔ اور اگر کلام معجز کے یہ معنی جماعت احمدیہ کی خود من گڑہت اور اُن کے اپنے دماغ کا نتیجہ ہے تو اوس مین ہمین کلام نہین۔ جیسے کسی نے اپنی مرغی کا نام نورجہان بیگم رکھ لیا تھا تو کیا فی الحقیقت وہ نورجہان بیگم ہوگئی۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے علما کے مقابلہ مین مرزا صاحب کا لکھنا اور اُن سے اوس کی مثل عبارت طلب کرنا یہ بھی ایک بڑا فریب ہے اس لئے کہ ہندوستان کے علما اہل زبان نہین۔ دوسرے مرزا صاحب جانتے تھے کہ اب ہندوستان مین وہ علماء نہین جنہین ادب مین کمال ہو۔ تیسرے مرزا صاحب یہ بھی سمجھتے تھے کہ جو دو چار علما مین ادیب اور فہمیدہ ہین تو ایسی مزخرف عبارت کی طرف متوجہ نہ ہون گے۔ اور ان سب سے زیادہ امر یہ ہے کہ مرزا صاحب اگر اہل زبان اور ایسے اہل کمال کی سامنے جو فصاحت و بلاغت مین کامل ہوتے ایسا دعوے کرتے جس طرح کہ قرآن نے اہل کمال کے روبرو ایسا دعوے کیا تھا تو البتہ قابل اعتبار تھا ورنہ یہ دعوے تو ایسا ہوگا جس طرح کوئی اعلی درجہ کا عبارت نگار اُردو کی عبارت لکھے اور گاؤن والون سے اوسکا مثل چاہے۔

مولف القادجویہ لکھتے ہین کہ اوس کے معجزہ ہونے کو منع کیا ہے یہ محض ناواقفی

اور فنون علمیہ سے بے خبری اور صحبت علما سے محرومی کا باعث ہی۔ ورنہ یہ بات تو ادنے سا طالب علم بھی سمجھتا ہے کہ منع دعویٰ کا نہیں کیا جاتا یہی تو مرزا صاحب کا دعوے ہے کہ یہ معجزہ ہے۔ پھر اس کو کس طرح منع کر سکتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہی کہ اس دعوے کو بلا دلیل تسلیم کرنے والون پر افسوس کیا ہے۔ اور اس دعوے کی دلیل طلب کی ہے۔

(۹) نوین ٹھوکر ۵ سمجھ مین ہی نہین آتی ہے کوئی بات ذوق اُنکی ؛
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے ؛

مولوی صاحب آپکو کیا ہو گیا ہے۔ جب آپ کو اتنی بھی خبر نہین کہ نقض جمالی مدعی کے دعوے کی دلیل پر ہوتا ہے فیصلہ مین فرمایے تو سہی کہ کیا دعوے کیا گیا ہے اور پھر اُس پر کون سی دلیل قائم کی ہے یا بلا دعوے و دلیل ہی آپ کا یہ نقض اجمالی (کہ اگر کوئی عیسائی یہ کہے کہ حضرت الخ) جاری ہی عوام یا آپکی جماعت جو کہ آپ کی طرح بھولی بھالی ہے آپ کے اس دقت نظری اور دقیقہ رسی اور قابلیت کی داد دے تو دی مگر اہل علم کے نزدیک تو یہ ضرور مضحکہ خیز اور قابل حیا ہے۔ شرم۔ شرم۔ شرم۔

(۱۰) دسوین ٹھوکر مولوی صاحب یہ ضرور ہے کہ معجزہ سے خصوصًا کلام معجز سے جب ایسی شے جو کہ معجزہ نہین یا کلام معجز نہین بڑھ جایے تو اس سے لازمی یہ نتیجہ نکلیگا کہ یہ دعوے اعجاز باطل اور ایک فریبی ہے۔ اس لیے کہ کلام معجز وہی ہو سکتا ہے جس پر انسان قادر نہو۔ اور جب کسی انسان کا کلام اوس کلام سے جس کے معجز ہونے کا دعوے کیا جایے فائق ہو خواہ وہ کلام کسی وقت کا ہو تو ایسی حالت مین اس کو معجزہ کہنا یا مان لینا حمقاء کا کام ہے۔

---

۵ الفاء صہ سطر ۷

یا جناب والا کا۔ اب اس تسلیم کے بعد بھی کہ اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی سے یہ دونون رسالے عمدہ اور بہتر ہین اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کو کلام معجز تسلیم کر لینا بھی مرزا صاحب کا اعجاز ہے کہ اُنھون نے عقل و حواس کو معطل کر دیا۔ اور مولوی صاحب سے منوالیا۔

(۱۱) گیارہوین ٹھوکر مولوی صاحب جو القاین لکھتے ہین کہ (اگر کوئی عیسائی یہ کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردون کو زندہ کرنا۔ چڑیون کو پیدا کرنا۔ محمد رسول اللہ کے معجزہ سے بڑہکر ہے الخ صہ سطر ۷) مین کہتا ہون کہ عیسائیون ہی سے تو آپ نے یہ اعتراض سیکھا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اعتراض تو دیکھا لیکن علماء اسلام نے جو اس کا جواب دیا ہے وہ نہ دیکھا تعجب ہے کہ اسلام کا دعوے اور کسر صلیب کا ادعا۔ مگر دماغ مین عیسائی اعتراض بسے ہوئے ہین۔ کیا اہل اسلام کی وہ کتابین جو عیسائیون کے مقابلہ مین لکھی گئی ہین نہین دیکھین۔ یا وہ جوابات سمجھ مین نہین آئے۔ خیر آپنے نہین دیکھین تو ہمسے سنئے۔ اگر کوئی عیسائی ایسا کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ جناب سرور عالم کے معجزہ سے بڑہکر ہے۔ تو پہلے ہم اس سے کہین گے کہ یہ تمہارا دعوے ہے اسکو دلیل سے ثابت کرو۔ دوسرے یہ بھی بتلاؤ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ رسول خدا کے تمام معجزات سے بڑہ کر ہے یا بعض سے۔ اگر بعض سے ہے تو پھر اس کو بیان کرنا چاہئے کہ آنحضرت کے وہ بعض معجزات کون ہین جن سے یہ معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بڑھ کر ہے۔ ہم تو کہتے ہین کہ آنحضرت کے بعض معجزات ایسے ہین جو آجتک کسی نبی سے نہین ہوئے اور وہ تمام انبیا کے معجزات سے بڑھے ہوئے ہین۔ مثلاً آنحضرت کا یہ معجزہ کہ ایک جاہل اور ناتربیت یافتہ قوم کو

آپ نے ایک نظر مین ایسا بنا دیا کہ آجکل فلاسفر بھی اونکی تقلید کو اپنا فخر سمجھتے ہین۔

تیسرے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے تمام معجزات اسی درجہ کے ہین یا اُن مین باہم کچھ فرق ہے۔ اگر فرق ہے تو کیا وہ معجزہ جو افضل نہین معجزہ نہین۔ اور اگر تمام یکسان ہین تو اسے ثابت کرو۔ چوتھے جماعت احمدیہ سے ہم پوچھتے ہین کہ مرزا صاحب نے اپنے تمام معجزات کو ایک درجہ پر بتایا ہے یا کچھ فرق کیا ہے۔ اور بعض کو نہایت ہی عظیم الشان کہا ہے ع

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست؟

سنو اور سمجھو کہ ایک ہی نبی کے معجزات مین یا دو نبیون کے معجزات مین فرق سے معجزہ کا انکار کوئی ذی عقل تو نہین کر سکتا۔ ہان جماعت احمدیہ کرے تو کرے کیا انبیا مین فرق مراتب کیا جائے۔ اور کہا جائے کہ فلان نبی فلان سے افضل ہے تو کیا جماعت احمدیہ مفضول نبی کی نبوت سے انکار کریگی۔ ہان یہ ضرور ہے کہ غیرنبی نبی سے نہین بڑھ سکتا اور اسی طرح غیرمعجزہ معجزہ سے نہین بڑھ سکتا البتہ اعجاز کلام مین اگر کوئی کلام کسی معجز کلام سے بڑھ جائے تو اسکا اعجاز باطل ہو جائیگا یہان اس معجز کو دوسرے معجزون سے تشبیہہ دینا غلط ہے۔

کہو اب بھی سمجھے یا نہین۔ اور اب تو نیا ایسا علمی اعتراض ہوا جو کہ آپکے دماغ مین اس وقت تک نہین آیا تھا۔ کیا آپ اتنا بھی نہین سمجھتے کہ باہم معجزون کی تفاضل کو اوس تفاضل پر قیاس صحیح نہین جو کلام غیرمعجز کو کلام معجز پر ہو۔ پھر یہ کس قدر فریب اور مغالطہ ہے کہ غیر معجز کلام کی فضیلت کلام معجز سے اس کو دو معجزون کی باہمی فضیلت پر قیاس کیا جاتا ہے! واعجباہ من حلومۃ الجہل وشیوع الغوایۃ فمن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور

(۱۲) بارہوین ٹھوکر قولہ معجزہ یاکرامت موجودہ زمانہ مین مخالفین کو عاجز کرنے اور خدائی نصرت اپنے ساتھ دکھانے کے لئے ہوتا ہے (القادہ صلا سطر ۱)
معجزہ کے یہ معنی کہ جو موجودہ زمانہ مین مخالفین کو عاجز کرنے کے لئے صادر ہو جماعت احمدیہ کے یہان ڈہالی گئی ہین یا کسی دوسرے اہل علم نے بھی لکھے ہین۔ پہلی صورت مین وہی مرغی کی نورجہان بیگم کا قصہ ہے۔ اور دوسری صورت مین ضروری تھا کہ ائمہ فن اور علما کے اقوال سے اسے ثابت کیا ہوتا۔ ورنہ مین بھی کہہ سکتا ہون کہ مولوی صاحب کے تمام افعال واقوال معجزہ ہین۔ کیونکہ معجزہ وہی ہے جو مولوی عبدالماجد صاحب سے صادر ہو اب مولوی عبدالماجد کو بھی دعوے نبوت کرنا چاہئے۔ اور مرزائی جماعت کو اس کی تصدیق۔ یہ بھی تعجب نہین کہ آئندہ ایسا کرین۔

(۱۳) تیرہوین ٹھوکر اگر آپ کی خاطر سے مین معجزہ کی وہ تعریف جو آپ کے فکر کا نتیجہ ہے مان بھی لون اور تھوڑی دیر کے لئے امر واقعی کو۔ چھوڑ بھی دون تو ایسی حالت مین بھی کلام معجز تو اس مین داخل نہو گا۔ کیونکہ کلام معجز کی حقیقت مین یہ معتبر ہے کہ انسانی قوت سے بالا ہو تو پھر گذشتہ اور آئندہ اور موجودہ زمانہ مین کوئی انسان اُس کے مثل بھی نہین لاسکتا۔ چہ جائیکہ اوس سے بہتر۔ ورنہ وہ کلام معجز نرہے گا۔ کلام پاک چونکہ کلام معجز ہے اسی لئے اُس کی نسبت مسلمانون کا دعوے ہے کہ کوئی کلام خواہ گذشتہ ہو یا موجودہ یا آئندہ۔ اوسکے مثل نہین ہو سکتا اسیطرح مین کہتا ہون کہ مرزا صاحب کی یہ دونون رسالے اگر کلام معجز ہون تو پھر یہ ضروری ہے کہ کوئی کلام خواہ گذشتہ ہو یا آئندہ یا موجودہ اس کے مثل بھی نہ ہو۔ ورنہ کوئی کلام ان دونون کے مثل ہو یا انسے زیادہ

ہو تو پھر مرزا صاحب کے رسالے ایسے ہنون گے جو قوت انسانی سے عالی ہوں
اور جب عالی نہوئے تو کلام معجز نہ ہوئے یہان بحث کلام معجز مین ہے نہ عام معجزہ مین
افسوس ہے کہ اتنا بھی نہین سمجھتے کہ بحث کس امر مین ہے۔ اور مین کیا کہہ رہا ہون۔
بقول شخصے "سوال از آسمان جواب از ریسمان" ؎

گر ہمین مکتب وہمین ملا　　کار طفلان تمام خواہد شد؛

فرمائیے یہ بھی کوئی جدید اعتراض ہوا یا نہین۔

(۱۴) چودہوین ٹھوکر | قولہٗ کہ ابو احمد صاحب یا کوئی مخالف مولوی صاحب میعاد مقررہ کے اندر ایسی تفسیر لکھکر پیش کر دیتے الفاء صفحہ ۸) افسوس کہ مولوی صاحب کو اُردو لکھنا تک تو آتا نہین پر اہل علم کے سامنے منہ کھولتے ہین۔ ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ اس عبارت مین جو مخالف مولوی صاحب کا فقط ہے اسکے کیا معنی ہین۔ لفظ مخالف اگر لفظ مولوی کیطرف مضاف ہے تو معنی غلط اور اگر موصوف ہے تو عبارت غلط۔ یون کہنا تھا۔ کہ مولوی صاحب مخالف۔

(۱۵) پندرہوین ٹھوکراسی مین | سچ ہے دروغگو را حافظہ نباشد۔ ابھی تو دو سطر قبل مین بتلایا گیا ہے کہ (معجزہ موجودہ زمانہ مین مخالفین کو عاجز کرنے کے لئے صادر ہوتا ہے) اس مین تو یہ نہین کہا گیا کہ موجودہ زمانہ کے مخالفین کے عاجز کرنے کے لئے اوس مین میعاد بھی مقرر کی جاتی ہے۔ پھر یہ کس مقدمہ کا نتیجہ ہوا کہ معجزانہ دعوے اسی وقت باطل ہوتا۔ جب میعاد مقررہ مین تفسیر پیش کی جاتی۔ کیا موجودہ زمانے کے مخالفین اگر بعد میعاد کے معجزہ کا مقابلہ کرین تو معجزانہ دعوے باطل نہ ہوگا۔ پہلے تو آپ نے معجزہ مین میعاد کی قید نہین کی۔ یہ قید لگانا ہی تو اعلیٰ درجہ کا فریب ہے۔ اس لئے کہ میعاد ایسے مقرر کی کہ اُس مین علما کو لکھنا تو درکنار اطلاع ہونا بھی دشوار تھا۔ اور حضرت اقدس ابو احمد صاحب کو تو برسون

اس کا علم ہی نہ ہوا۔ مگر ہاں آپ تو مطلق العنان ہین اس لئے آپکو یہ کہنے کا حق ہے کہ اگر پہلے نہین تو اب کرتا ہون۔ کیونکہ یہ تو ہمارے بائین ہاتھ کا کرتب ہے

(۱۶) سولہوین ٹھوکر۔ قولہ: ناظرین حضرت مرزا صاحب نے صاف اسی اعجاز احمدی کے ٹائٹل پیج مین لکھا ہے (القاصۃ سطر ۱۵) ہان مولوی صاحب ہی کے ناظرین شاید اس اشارہ کنایہ کو سمجھتے ہون۔ اور مولوی صاحب ہی کے ناظرین اس راز و نیاز کو جانتے ہون۔ ورنہ عبارت مین اگر کچھ مطلب ہوتا تو غالبًا مولویصاحب بھی ناظرین کو خاص نہ کرتے۔ جو عبارت عربی۔ مرزا صاحب کے پیج سے نقل کی ہے اُسکا حاصل صرف اسی قدر ہے کہ میرے اس رسالے سے اُن لوگون کے خیال کی غلطی ظاہر ہوتی ہے جو مجھے اور میری جماعت کو جاہل سمجھتے ہین۔ اس عبارت کے قبل مولویصاحب نے چار باتین بیان کی ہین۔

(۱) فیصلہ کا مطلب۔ (۲) فیصلہ کے اس مقصد پر نقض اجمالی۔ (۳) معجزہ کی تعریف (۴) یہ کہ میعاد مقررہ پر کوئی اگر تفسیر پیش کرتا تو مرزا صاحب کا معجزانہ دعوے باطل ہوتا۔

اب ذی ہوش و حواس سمجھیں کہ اس عربی کو ان چارون باتون مین سے کس سے تعلق ہے اور وہ کیا تعلق ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ پہلی دو باتون سے تو اسے کچھ تعلق نہین رہا۔ تیسرا امر یعنی معجزہ کی تعریف اس سے بھی اسے کچھ تعلق نہین ہے۔ اور اسی طرح چوتھی بات کے اعتبار سے بھی یہ بے جوڑ ہے۔ ہان شاید ناظرین ہی اسے کچھ سمجھتے ہون۔ مگر یہ امر اور دریافت طلب ہے کہ ناظرین مرزا صاحب اسے سمجھین گے۔ یا ناظرین مولوی صاحب۔ ممکن ہے کہ مولوی صاحب کا مطلب اس عبارت کی نقل سے مرزا صاحب کے کلام معجز کا نمونہ دکھلانا ہے اسلئے مین

بہی اس کا اعجازی پردہ اُٹھاکر منظر عام پر لاتا ہون اور دکھاتا ہون کہ فی الحقیقت یہ اعجاز ہے یا عجز ہے۔

صاحبو! اس ایک سطری عبارت عربی مین مرزا صاحب نے بلاغت وفصاحت کی وہ داد دی ہی کہ عرب کے بڑے بڑے نام آور فصحا و بلغا کی بہی روح قبر مین شرم سے پانی پانی ہوگئی۔ واہ سبحان اللہ کیا بلاغت ہے۔ اور اُس کی گلے مین اعجاز کا ہار کتنا خوش نما ہے کہ اہل فضل وکمال تو دیکھکر غشغش کر جائین۔ ہان مولوی صاحب اگر مرزا صاحب کے کلام معجز کا یہی نمونہ ہے تو واقعی اسکے معجز ہونے مین کوئی کلام نہین لیکن یہ خیال رہے کہ کلام کے دو طرف ہین اعلی اور دوسرا ادنے یعنی وہ حد کہ اُس سے کلام گرا ہوا ہو تو وہ بہی انسانی قوت سے باہر ہو۔ اور چرند پرند جانورون کی آواز ہو۔ جب پر انسان قادر نہین تو مرزا صاحب کی یہ عبارت اگرچہ اعلی طرف مین داخل ہوکر معجز نہین جیسا کہ ابھی مین ظاہر کرونگا۔ لیکن اس مین کسی ذی فہم اور علم کو کب کلام ہو سکتا ہے۔ کہ کلام کی دوسری طرف سے یہ عبارت ضرور نکلکر مرتبہ اعجاز مین پہنچ گئی ہے اور اصوات حیوانات سے تشابہ کامل رکہتی ہے سنئے۔

(۱۷) مرزا صاحب کے اعجاز کا نمونہ	اس عبارت مین تین جملے ہم معنی ہین (۱) الذین یجہلون منا۔ (۲) لیس عندہم من علم (۳) بل

عصبۃ من معالیس۔ ان تینون جملونکا حاصل ایک ہی۔ پھر محض سنتی اور کاغذ سیاہ کرنے کے سوا ایک ہی بات کو تین بار کہنا عجز نہین تو کیا ہے۔ اگر کہا جاے کہ تاکید کے لئے ایسا کیا گیا تو اہل فہم سمجھتے ہین کہ یہان تاکید کا مقام نہین کیونکہ جس مضمون کا رد کیا جاے اوس کی تاکید کے کیا معنی۔ اور اگر نقل کلام ہے تو لسے دکھلائے کہ مخالفین نے کہان ان تین جملونکا استعمال کیا ہے۔ علاوہ برین تاکید کے

لئے تکرار کافی تھا۔

(۱۸) مرزا صاحب کی دوسری غلطی

اس عبارت مین جملہ یجھلو ننا الخ۔ اور یقولون الخ کے درمیان جملہ یصبغون کا لانا خلاف بلاغت ہی کیونکہ پہلے دونون جملے باہم مرتبط ہین اور درمیانی جملہ کو وہ ربط نہین پھر جس شخص کو جملون کی مناسبت کا بھی علم نہو اور اپنے کلام مین اس کا لحاظ نرکھے تعجب ہے کہ وہ ایسے ناموضوع کلام کو معجز سمجھے۔

(۱۹) مرزا صاحب کی تیسری غلطی

لیس عندھم من علم۔ سے لیس لھم من علم زیادہ فصیح اور بلیغ ہے۔ کیونکہ یہ اُس سی مختصر بھی ہی اور نفی علم پر زیادہ دال ہے۔ اور اسی لئے قرآن مین اسی کو اختیار کیا ہے۔

(۲۰) مرزا صاحب کی چوتھی غلطی۔

بل عصبۃ من مفالیس بجاے اضافت کے اظہار من مین کوئی نفع نہین بلکہ یہ طول لاطائل ہی اسی لئے ادبا ایسے موقع مین من کو ظاہر نہین کرتے اور محض اضافت ہی پر اکتفا کرتے ہین حریری نے کہا ہے۔ صلیتُ المغربَ فی تقلیس مع زمرۃ مفالیس + نابغہ کے شعر مین ہے عصابۃ طیر تھتدی بعصائب + ہان اسکو بتائین کہ من سے کیا بات ایسی پیدا ہوگی جو بلا اس کے ناتمام رہتی۔

(۲۱) مرزا صاحب کی پانچوین غلطی

لیس عندھم من علم بل عصبۃ من مفالیس مین بل کا استعمال صحیح نہین کیونکہ بل اضراب کے لئے ہے۔ اور بل کے بعد اگر جملہ ہو جیسا کہ یہان ہے۔ تو اُس وقت بل سے مضمون سابق کا ابطال ہوگا جس طرح ام یقولون بہ جنۃ بل جاءھم بالحق۔ یہان سے مضمون سابق یعنی جنون کی نفی ہوگی اسلئے اب مرزا صاحب کے کلام کے یہ معنی ہوے کہ وہ عالم ہین۔ لیکن اُن کے پاس

علم نہین ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کلام کس قدر مہمل ہے بلکہ اسمین اجتماع نقیضین ہے جیسے کوئی کہے کہ فلان مالدار ہے لیکن اُس کے پاس مال نہین ہے۔ یہی وہ اعجاز ہے جس پر مرزا صاحب نے شور مچا رکھا ہے۔ اور اپنی ہستی سے باہر ہین اور مولوی صاحب جیسے عقلاء نے اسے ... مان لیا ہے سچ ہے۔ اذا المرء لم یدنس من اللوم عرضہ ؛ فکل رداءٍ یرتدیہ جمیل ؛ مرزا صاحب کی اس عبارت مین اور بھی اغلاط ہین لیکن طوالت کے خیال سے بطور نمونہ اسی پر اکتفاء کرتے ہین۔ اگر مولوی صاحب کی طرف سے ھل من مزید کی صدا بلند ہوگی تو مجبوراً اس سے زیادہ خدمت کے لئے بھی ہم حاضر ہین۔ اور اگر العاقل تکفیہ الاشارۃ سے مولوی صاحب نے سبق لیا تو خیر وہ مرزا صاحب پر بہت ہی احسان کرین گے۔

(۲۲) بائیسوین ٹھوکر اس عبارت کے ترجمہ مین مولوی صاحب نے جو اُردو عبارت لکھی ہے اس سے مولوی صاحب کی عربی دانی پر کافی روشنی پڑتی ہے برین عقل و دانش بباید گریست ؛ ایک سطری عربی عبارت کا اُردو مین ترجمہ نہ ہو سکا۔ اور عبارت بھی وہ جو معمولی ہے جس مین کان یکون کے سوا کوئی لغت نہین۔ اغلاق نہین۔ اسم موصول کا ترجمہ اسم اشارہ سے کرنا اور ان دونون مین فرق نہ کرنا یہ آپ کی قابلیت علمی کا کھلا نشان ہے بصعنون التلبیس کا یہ ترجمہ (فریب و مکر سے باتون کو رنگین کرتے ہین) نہایت ہی صحیح ہے۔ واقعی جب آپکی قابلیت علمی کا منار اس قدر بلند ہے تو مرزا صاحب کا اعجاز اگر آپ کو نظر آئے تو اس مین کوئی تعجب خیز امر نہین۔ لولا الحمقاء لخربت الدنیا۔

(۲۳) تیئسوین ٹھوکر قولہ اور اس کی مانند انہیں شتر دنون مین۔ الخ

(القاء صفحہ ۸ سطر ۲۲) ہان مولوی صاحب آپنے اور نہ آپ کے مرزا صاحب
نے یہ تو بتلایا نہین کہ معجزانہ طاقت کوئی انجن کی بھاپ ہے یا گھڑی کی
کوک ہے جو ستر دن کے بعد فنا ہو جائیگی۔ یا کھل جائے گی۔ ایسی باتو نسے
اگرچہ دل کے اندر ہے دام فریب مین پھنس جائین۔ مگر کیا یہ شرم کی بات
نہین کہ ایسی بات کہی جائے جو اپنی کمزوری اور تلبیس ابلیس کا نہایت ہی
عظیم الشان نشان ہو۔ کیا کوئی عاقل یہ کہہ سکتا ہے کہ معجزانہ طاقت ستر
دن کے بعد اور وہ بھی وہ ستر دن جن کو مرزا صاحب نے تعین کیا ہو فنا ہو جاتی
ہے۔ اے جماعت احمدیہ ذرا شرم کرو۔ اور خدا سے ڈرو۔ آخر ایک روز مرنا
ہے اور خدا کے سامنے جانا ہے۔ اور یاد رکھو کہ معجزانہ طاقت کسی زمانہ اور
موسم سے مقید نہین۔ زمانہ خواہ کتنا ہی گذر جائے۔ اور کتنے ہی پلٹے کہائے
مگر معجزانہ طاقت بدستور ویسی ہی رہے گی اور کوئی کسی وقت مین اُسکا مقابلہ
نہین کر سکتا۔ ہان یہ شرط ضرور ہے کہ وہ سچے نبی کا ہو نہ مرزا صاحب قادیانی کا

(۳۴) چوبیسوین ٹھوکر قولہٗ ناظرین با انصاف اگر ان دو نون کتابون
کو جو سینکڑون برس قبل تصنیف ہوئی ہین الخ (القاء صفحہ ۹ سطر ۴) افسوس
کہ سینکڑون کا املا بھی معلوم نہین کہ اس مین کاف کے پہلے نون نہین۔ واقعی
یہ مرزا صاحب قادیان ہی کے کلام کا اعجاز ہے کہ اوس سے عمدہ کلام ہونے
پر بھی وہ نہین شرماتا اور اپنی بیحیائی اور ڈھٹائی سے سامنے ڈٹا ہوا ہے
کیا کلام معجزہ کلام بھی کہلائیگا جس کلام سے عمدہ اور بہتر انسان کا کلام
ہو مولوی صاحب اگر آپ خود سمجھ سکین اور اتنی ہمت کرین تو تلخیص
المفتاح ہی کو دیکھئے۔ ورنہ کسی اہل علم سے کلام معجز کے معنی دریافت کیجئے۔ کلام
معجز کے معنی اگر معلوم ہوتے تو پھر ضرور ان رسالون کے عمدہ ہونیکے بعد

اعجاز المسیح کا دجل آپ کو بھی نظر آجاتا۔ یہ محض ناواقفی سے آپ ایسا کہہ رہے ہین دیکھئے ہمنے پہلے ہی سطول سے کلام معجز کے معنی لکھ دئے ہین۔ اور اسکا ترجمہ بھی کر دیا ہے تاکہ عربی سمجھنے کی دقت بھی نہ رہے۔ پھر اس پر بھی یہان ٹھوکر کھانا اور سنبھلنے سے بھی سیدھا نہ ہونا۔ موت کی علامت ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ قلبی حیات کا نام ونشان بھی نہین رہا۔

(۲۵) پچیسوین ٹھوکر قولہٗ اس اعجاز المسیح کے اعجاز مین جو مقابلہ ابو احمد صاحب اور دیگر علمائے مخالفین موجودہ کے لکھی گئی الخ (القاء صفحہ ۸ سطر ۶) کلام مین کسی قوم یا گروہ کے اعتبار سے بھی اعجاز لیا جاے تو اسوقت ہر ایک کا کلام معجزہ ہو سکتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ کوئی شخص مشق کے ذریعہ سے تحریر وتقریر کا ملکہ پیدا کرے اور پھر ایسے لوگون کے مقابلہ مین جس مین یہ ملکہ نہین اپنے اعجاز کا دعوے کرے تو کیا کوئی ذی شعور اسے اعجاز کہے گا آج دنیا مین ہر زبان مین بہت سے کلام اور دیوان ایسے ہین کہ بعض جماعتین اُن کے مقابلہ سے عاجز ہین۔ تو کیا یہ معجزہ ہو جائینگے (نعوذ باللہ من تلك الهفوات والخرافات۔

(۲۶) چھبیسوین ٹھوکر قولہٗ دیکھنا ہے کہ ابو احمد صاحب اس کو کہانتک تسلیم کرتے ہین (القاء صفحہ ۹ سطر ۱۲) انسانون مین انبیا کے سوا کوئی معصوم نہین غلطی اور خطا۔ بھول چوک سے کوئی شخص بچا ہوا نہین۔ ہان یہ ضرور ہے کہ کسی کی بھلائی اور صواب اُس کی بُرائی اور خطا پر غالب ہے۔ اور کسی کی برائی اور خطا اُس کی صواب اور بھلائی پر حاوی ہے۔ اب ایسی حالت مین کسی سمجھدار سے یہ نہین ہو سکتا کہ ایک شخص کے کچھہ اقوال یا افعال کو سراہے تو پھر وہ اوس کے تمام ہی اقوال وافعال کو سراہے بلکہ منصف اور محقق کی یہ شان ہے۔ کہ حق وباطل کے میزان

پر انصاف سے ہر شے کو جانچے اور فانظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال
پر عمل کرے - اب کسی محقق یا منصف سے یہ اُمید سراسر حماقت ہے کہ اُس نے
اگر ابن قیم اور صدرالدین کے ان دونون رسالون کو سراہا تو پھر وہ اونکے تمام
اقوال وافعال کو بلا جانچے اور دیکھے سراہے یا اُنکے تمام اساتذہ کے اور تمام
خاندان کے اقوال وافعال اور کتابون کو سراہے یا کسی کے ایک قول کو رد
کرے تو پھر اُس کے تمام اقوال کو رد کرے - اور اوس کے تمام متعلقین کو رد کرے
یہ ملازمہ عقلی تو نہین ہے - ہان قادیانی ہو تو ہمین علم نہین - غالبًا مولوی صاحب
نے یہ جو کچھ کہا ہے وہ جماعت احمدیہ کی مسلک پر کہا ہے - کیونکہ مرزا صاحب
کی پیشگوئی کی گودام مین لاکھون من پشین گوئیان بورون مین بھری ہوئی رکھی
تھین - اور روزانہ ہزارون من مشین مین ڈھلتی تھین - اتفاقاً "بغلط بر ہدف
زند تیرے" کے موافق اس انبار ناپیدا کنار مین ایک آدھ سچی بھی برآمد ہوگی
الکذوب قد یصدق - جھوٹا کبھی سچ بھی بول دیتا ہے - پس اسپر
جماعت احمدیہ نے آنکھ بند کرکے تمام گودام کو بلا دیکھے بھالے خرید لیا اور کھرا کھوٹا
کچھ نہ دیکھا - بئسما اشترو به انفسهم - اور ایک کو کیا سراہا - تمام ہی
کو سراہ لیا - بلکہ مرزا صاحب کے تمام متعلقین کی باتون کو سراہ لیا - اسی بنا
پر مولوی صاحب اہل حق سے بھی یہی امید رکھتے ہین - اور فرماتے ہین (ابن قیم
اور صدرالدین کو غنیمت ہے کہ آج بہت سراہتے ہین مگر کیا الخ) مولوی صاحب
یہ آپ کا خیال خام ہے - خدا اور رسول کے بعد ہر شخص کا قول قابل تنقید ہے
جو شریعت کے معیار پر صحیح اُتر جاے - علی الراس والعین ورنہ قابل رد - کیا
حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ کا مقولہ آپ کو یاد نہین رہا - افسوس ہے کہ موقع
ہی پر آپ بھول جاتے ہین اور ویسے بے پر کی بہت اڑاتے ہین - دیکھو اور

خوب یاد کرو مجدد صاحب کہتے ہین "قائل آن سخنان شیخ کبیر یمنی باشد یا شیخ اکبر شامی - کلام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم در کار ست نہ کلام محی الدین عربی و صدر الدین قونوی" مجدد صاحب کا یہ مقولہ سنہرے حرفون مین بہت جلی قلم سے ہمارے دل پر نقش کا نجحر ہے اور اسی پر ہمارا عمل ہے ع گر فرق مراتب نکنی زندیقی ‡ حق حق ہے اور باطل باطل - اس مین خدا و رسول کے بعد کوئی تخصیص نہین - بلکہ مرزا صاحب کے جو بعض اقوال صحیح ہین اُس کو بھی حضرت اقدس ابو احمد صاحب نے سراہا ہے جیسا کہ دوسری شہادت آسمانی مین بھی مرزا صاحب کے ایک قول کو لکھا ہے کہ یہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے

(۲۷) ستائیسوین ٹھوکر قولہٗ* اولاً مولویصاحب کو یہ بتانا چاہئے کہ حضرت مولٰینا ابو احمد صاحب نے ان دونون کے پیر کی نسبت کیا بُرا سلوک کیا - اور مین کہتا ہون کہ ہرگز مولٰینا ابو احمد صاحب جیسے علما انکی نسبت کوئی بُرا فتوی نہین صادر فرمایا یہ مولویصاحب کا افترا اور محض جھوٹ ہے - ثانیاً اگر ابن قیم اور صدر الدین قونوی کے یہ دونون رسالے اچھے اور عمدہ ہین تو اس سے یہ کس طرح لازم آیا کہ ان کے پیر و استاد شیخ محی الدین عربی اور ابن تیمیہ کے تمام مسائل صحیح اور مسلم ہین - اگر کوئی اہل حق یہ کہے کہ مرزا صاحب اور مولوی نور الدین صاحب کے رسالے اور مسائل کو آج جماعت احمدیہ بہت سراہتی ہے تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ان دونون کے اوستادون اور پیرون کے تمام مسائل کو جماعت احمدیہ تسلیم کرتی ہے حالانکہ شاہ عبد الغنی صاحب مہاجر رحمۃ اللہ علیہ جو مولوی نور الدین صاحب کے پیر ہین اور انکے اکابر اساتذہ قائل ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی دجال و کذاب ہے - اب مولوی صاحب کو چاہئے کہ مرزا صاحب کی نبوت سے ہاتھ دھوئین - اور بتاین کہ آج شاہ صاحب مرحوم و مغفور کے کتنے محققانہ مسائل کے جماعت احمدیہ پیرو ہین - اور آپ جیسے احمدیون نے انکے ہم عقاید مسلمانون کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور کیا فتوی صادر فرمایا ہے کیا آپ لوگونکو

* کہ ان دونون کے اُستاد و پیر محی الدین ابن عربی ابن تیمیہ رحمہم اللہ تعالی کے ساتھ آپ جیسے علمانے کیا سلوک کیا ہے الخ

صادر فرمایا ہو آپ کو یاد نہین -

(۲۸) اٹھائیسوین ٹھوکر قولہ آپ جیسے علماء نے کیا سلوک کیا ہی الخ

علمائے اسلام پر یہ اتہام ہے یا عناد یا جہل کا فساد - کہ آپ یہ فرماتے ہین حضرت شیخ محی الدین عربی اور ابن تیمیہ کی محققانہ مسائل کے کتنے علماء منکر ہین حالانکہ محققین علمانے انکی تنقید وتحقیق کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہو اور انکے مدح اور داد تحقیق مین اُن کا قلم وجد مین آجاتا ہے - اگر آپ کو اُن علمائے کرام نام معلوم نہون اور اُنکی کتابون سے واقفیت نہو تو کسی واقف سے دریافت فرمائیے کیا آپ کو معلوم نہین کہ آج ان دونون کی ذات پر محققین علمائے اسلام کو فخر ہی - البتہ مرزا صاحب اور جماعت احمدیہ کی یہ حالت ضرور ہے کہ نہ خدا کی سُنین نہ رسول کی جو حدیث مرزا صاحب کے الہام کے خلاف ہو تو وہ بھی ردی کی ٹوکرے مین پھینک دیجائے - صحابہ جن کا علماء اسلام کے یہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا مرتبہ ہی وہ بھی غبی اور معمولی انسان ہین - سید الشہدا جناب سیدنا ومولٰنا حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جناب اقدس مین تو مرزا صاحب نے جس جرأت کو کام فرمایا ہے اوس سے کوئی انسان ناواقف نہین پھر نہایت شرم اور افسوس کی بات ہی کہ آپ تمام مسلمانون کو اپنے پر قیاس کرتے ہین ؎

کار پاکان را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

(۲۹) اُنتیسوین ٹھوکر قولہ ہم نے دونون اسی کتاب مین نقل کئے ہین

افسوس ہے کہ آپ کو اہل حق اور علمائے اسلام کا مسلک معلوم نہین اسی لئے یہ عامیانہ باتین بنا رہے ہو - سمجھو اور خوب یاد رکھو کہ آپ

دو قول نہین دو ہزار بلکہ دو لاکھ قول نقل کرتے تو ہمین اون کے تسلیم مین کوئی تامل نہ ہوتا خواہ آپ دیکھین یا اندھے ہو جائین۔ مگر بشرطیکہ وہ حضرت مجدد صاحب کے معیار پر پورے اُترین۔ ہان جماعت احمدیہ کیطرح ہمسے کبھی یہ اُمید نرکھنی چاہیے۔ کہ آنکھون پر پٹی باندھ کر اور کانون مین ڈاٹ دیکر تمام گو دام کو خرید لین۔

(۳۰) تیسوین ٹھوکر۔ لکھا جس مین سورہ فاتحہ کے ذریعہ اسلام کے اکثر مسائل برطبق مسلک محدثین بیان کئے ہین۔ (القا صفحہ ۹ سطر ۱۶) آپ نے مدارج السالکین دیکھی نہین۔ ورنہ کوئی واقف کار یہ نہین کہہ سکتا کہ اُس مین اسلام کے اکثر مسائل ہین۔ ہان مین بھولا آپ کو اسلام کی مسائل ہی معلوم نہین۔ مولوی صاحب ذرا سمجھکر فرمائے۔ اسلام کے اکثر مسائل تو کیا اُس کے عشر عشیر کے لئے بھی مدارج السالکین جیسی کئی جلدین درکار ہین کیا مسائل اسلام بھی پیشگوئی کا تھیلہ ہے جو جو درقہ مین لپیٹا اور پھینک دیا واقعی آپ کی اس تحقیق نے (کہ سورہ فاتحہ کے ذریعہ اسلام کے اکثر مسائل برطبق مسلک محدثین بیان کئے ہین) اس امر کا یقین دلا دیا کہ مدارج السالکین کو ضرور بغور پڑھا ہی مگر یہ تو فرمائیے کہ جس مدارج السالکین کو آپنے پڑھا ہے وہ علمای اسلام کے کتب خانہ کی تھی یا قادیان کی؟

(۳۱) اکتیسوین ٹھوکر۔ قولہ غیر محقق مسائل کی تردید کی ہے (القا صفحہ ۹ سطر ۱۷) تردید مصدر تفعیل کا اسی میزان خوان طفل مکتب بھی جانتا ہے جسکے معنی دائر کرنیکے ہین اب مولوی صاحب فرمائین کہ اس عبارت کے کیا معنی ہوئے (غیر محقق مسائل کی تردید کی ہے) یعنی غیر محقق مسائل کو دائر کیا ہے۔ مولوی صاحب! جب آپ کو تردید اور رد مین بھی امتیاز نہین تو تعجب ہے کہ آپ نے کس جرأت پر فیصلہ آسمانی کے جواب

کا قصد کیا۔ اور ابھی تک عامیانہ الفاظ آپ کے زبان پر چڑھے ہوئے ہیں

(۳۲) بتیسوین ٹھوکر۔ قولہ اعجاز المسیح میں جس طرح مقفہ اور مسجع عبارت ہے الخ (القاء صفحہ ۹ سطر ۲۰) اگر کوئی احمدی کہے کہ جس طرح اعجاز المسیح مین مقفی اور مسجع عبارت ہے قرآن مین نہین تو کیا مولوی صاحب یہ فتوی دین گے کہ اعجاز المسیح قرآن سے اعجاز مین زیادہ ہے۔ سنئے حضرت یہان مین آپ کو اس مقفی اور مسجع پر سرور انبیا کا فتوے سناتا ہون ایک حمل کے ضائع کرنے پر جناب سرور کائنات نے اُس کے عوض مین بردہ دلایا۔ اس پر اوس نے جس سے دلایا تھا کہا۔ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل فمثل ذلك یطل۔ اسپر سرور کائنات نے فرمایا۔ انما ھذا من الکھان۔ اور ایک روایت مین ہے السجع کسجع الاعراب۔ یعنی یہ مقفی اور مسجع کاہنون کا شیوہ ہے یا گانون کے گنوارون کا۔ بس اسی حدیث سے مرزا صاحب کے مقفی اور مسجع کا بھی فیصلہ کر لیجئے۔

اب مین سردست مولوی صاحب کی ایک ہی غلطی کے نمونہ پر اکتفا کرتا ہون۔ اور اسی پر ناظرین اوروں کو بھی قیاس کر سکتے ہین

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

ہان اگر مولوی صاحب نے اس کا جواب دیا تو آئندہ مین بھی مولوی صاحب کی ایک ایک غلطی پر لکھونگا۔

چونکہ جماعت احمدیہ خصوصًا مولوی عبد الماجد صاحب نے عوام کے روبرو بہت کچھ دعوے کیا۔ اور اہل حق پر اتہام لگایا۔ اس لئے مین نے پہلے فیصلہ کے لئے اعلان حقانی مرقومہ ۲۴-۱۱-۱۳ شائع کیا تھا۔ اور یہ خیال تھا کہ مولوی صاحب

سامنے آکر فیصلہ کرینگے لیکن آج تک کوئی صدا فیصلہ کے لئے مرزائی جماعت سے
برآمد نہین ہوئی۔ مناظرہ کو صحیفہ تبلیغیہ مین مولوی صاحب نے لکھا تھا۔ یہان سے فوراً
صحیفہ رحمانیہ نمبر ۳ مین اوسکا جواب دے کر یہ صاف لکھدیا کہ آپ خود مناظرہ کرین
یا اپنے کسی شاگرد کو مناظرہ کے لئے آمادہ فرمائیں ہم مستعد ہین۔ مگر آپ کا صحیفہ تبلیغیہ
تو مرزا صاحب کے پاس پہونچکر پھر واپس ہی نہ آیا۔ اور صحیفہ رحمانیہ بفضلہ تعالے
نمبر ۱۲ تک پہونچگیا اور مرزائی جماعت اب گویا مناظرہ کا نام ہی بھول گئی
اتماماً للحجۃ پھر مین اُس اعلان کو شائع کرتا ہون اور پھر کہتا ہون کہ اب بھی اگر کسی
مرزائی کو ہمت ہے اور اپنے دعوے کو ثابت کر سکتا ہے تو سامنے آکر فیصلہ
کرلے ورنہ اتہام اور بہتان لگانے سے باز آئے۔ فقط عبد اللطیف رحمانی

مسلمانو اپنے ایمان کی حفاظت کرو

اسوقت مین ایک بڑا فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ ذیل کے
رسائل نے اُنکی حالت کو آفتاب کیطرح روشن کرکے دکہا دیا ہے۔ مسلمانون کو چاہئے
کہ اسے ضرور دیکھیں اسمین شک نہین کہ واقعی یہ رسالے گمراہون کے لئے سرچشمہ
ہدایت اور بیمار دلون کے لئے آبحیات ہین اور ایسے پرزور دلائل ہی لکھے گئے ہین
کہ اگر ساری دنیا کے قادیانی ملکر چاہین کہ انکا جواب دین یہ قیامت تک نہین ہو سکتا

فیصلہ آسمانی۔ یہ رسالہ تین حصوں مین ہے اور ہر ایک حصہ ایک علیحدہ مستقل
رسالہ ہے جو مرزا صاحب کی حالت معلوم کرنیکے لئے نہایت کافی ہے اسوقت پہلا چھپا ہوا
ہوگیا ہے اب زیر طبع ہے

دوسری شہادت آسمانی۔ اس مین مرزا صاحب کے اُس نشان کو مٹایا ہے جسکو انہون نے
اپنے لئے آسمانی نشان قرار دیا تھا اور ایک موضوع روایت کو حدیث قرار دیکر اُس سے
سند پکڑی تھی اور اُسکے غلط معنی بیان کرکے اپنے اوپر چسپان کیا تھا اُنکی غلط فہمی دکھائی ہے

اطلاع عام

تمام مسلمانون اور خصوصاً جماعت احمدیہ سے خیر خواہانہ کہتا ہون کہ مرزائی جماعت کے مولوی عبدالماجد صاحب بڑے عالم کہلاتے ہین اور وہ تو اپنے تئین بہت ہی کچھ سمجھتے ہین مگر انکی قابلیت اور علمیت کی حالت دیکھئے کہ اونکے القائے نفسانی کے دو صفحون مین ۳۳ تینتیس غلطیان بطور نمونہ مین نے آپ کو دکھائین اب اسی پر انکی ساری کتاب کو قیاس کیجئے اور انکی قابلیت کی حالت کو معلوم کر لیجئے مین متعدد بار اونہین چیلنج دے چکا ہون کہ سامنے آئے اور فیصلہ آسمانی کے متعلق فیصلہ کر لیجئے۔ مگر کچھہ جواب نہ دیا پہلے اعلان حقانی مین مین نے چیلنج دیا اوسکے بعد صحیفہ تبلیغہ مین انہون نے ایک شرط لگائی مین نے اوسے منظور کرکے پھر اعلان دیا۔ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۳ دیکھئے۔ اسکے بعد کا ذکر اس رسالہ کے شروع مین کیا گیا مگر سامنے نہ آئے۔ اب تھوڑے روز ہوتے ہین کہ خلیفۃ المسیح صاحب کو ایک چیلنج چھپوا کر مین نے بھیجا اور ایک مولوی حکیم یعسوب صاحب نے بھیجا۔ اور یہ دونون چیلنج اونکے پاس بھی بھیجے گئے مگر انکو یہ بھی غیرت نہ ہوئی کہ ہمارے خلیفہ کو چیلنج دئے جاتے ہین ہمین اون کی آبرو رکھنا چاہئے۔ یس لئے اپنے چیلنج مین مرزا صاحب کی نبوت کا فیصلہ کرنا چاہا ہے۔ اور کلام خدا سے اور کلام رسولؐ سے دکھا دیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر آخر الزمان ہین انکے بعد جو نبوت کا دعوے کرے وہ جھوٹا ہے وحی نبوت منقطع ہوگئی۔ حکیم صاحب نے یہ لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے جو چاند گہن اور سورج گہن کے اجتماع کو اپنے مہدی ہونے کی شہادت ٹھہرایا ہے اور بڑا غل مچایا ہے یہ محض غلط ہے۔ کسی ضعیف حدیث سے بھی اسکا ثبوت نہین ہوسکتا ہے۔ مگر مرزا محمود تو آتے آتے رہ گئے۔

حیرت تو یہ ہے کہ مولوی صاحب یہان موجود ہین اُنھین بھی اتنی جرأت نہین
ہوتی کہ سامنے آکر جواب دین ۔ اگر یہ نہو سکے تو بذریعہ تحریر ہی جواب دیا ہوتا ۔ یہ
کیسی بدیہی دلیل ہی کہ مرزائی جماعت اپنے مذہب کی حقانیت ثابت نہیں کر سکتی بالکل
عاجز ہے مگر عار اور بت پرستون کی طرح باطل مذہب کو چھوڑنا نہین چاہتے ۔

اب ساتوین مرتبہ چیلنج دیتا ہون

کہ اگر آپ کو اپنے مذہب کی حقانیت اور مرزا صاحب کے سچے ہونیکا دعوے ہی تو
فیصلہ آسمانی حصہ اوّل اور حصہ دوم اور حصہ سوم مین جو مرزا صاحب کے نہایت
پختہ اقرار سے اُنھین کا ذب ثابت کیا ہے اُسکا جواب دیجئے ۔ **شہادت آسمانی**
مین جو مرزا صاحب کا کاذب ہونا متعدد طور سے ثابت کیا ہے اور اُن کی بے علمی اور فریب
دہی علانیہ طور سے دکھائی ہی اوسکا جواب کیون نہین دیتے اور اظہار حق کیون نہین
کرتے ۔ اس خاکسار کو آپ اپنے برابر نہین سمجھتے تو قرآن و حدیث سے کہین ہی دکھا دیجئے
کہ اظہار حق برابر والے کے سامنے ضرور ہے ۔ کم رتبہ والے کے سامنے ضرور نہیں ہے
اس کے علاوہ مذکورہ رسالے تو اُنھین بزرگ کے ہین جنکی برابری کا دعوی کر کے
آپ فخر کرنا چاہتے ہین ۔ پھر کیون نہین جواب دیتے یہ نہایت روشن دلیل ہی کہ آپ
اور آپ کی ساری جماعت جواب سے عاجز ہے

جماعت احمدیہ اپنے مولوی کو آمادہ کرے ہم ہر طرح آمادہ ہین جس طرح سے
اور جس طریقہ سے اظہار حق ہو سکے ۔ اور اہل فہم انصاف پسند حضرات تسلیم کر لین
مین اُس کی چند صورتین بیان کرتا ہون ۔

(۱) خاص جلسہ ہو جسمین طرفین کے اہل علم تعلیم یافتہ حضرات ہون بعض
اون مین غیر مذہب والے بھی ہون ۔ مین یا کوئی دوسرا ذی علم اُنھین دلائل مین سے
ایک دلیل کو پیش کرے جو ابتک لکھے جا چکے ہین اور کسی احمدی نے جواب نہیں دیا

اور مولوی عبد الماجد صاحب یا وہ اپنی طرف سے جس ذی علم کو مقرر کر دین وہ جواب دے پھر اُس جواب مین جو غلطی ہوگی اُسے ہم ظاہر کرینگے - یہ تینون بیان لکھ کر بیٹھ گئے جائین یا زبانی بیان ہو اور کوئی لکھتا جائے اور آخر مین طرفین کی دستخط ہو جائین - اور حاضرین نے اُن بیانون کو سنکر جو فیصلہ کیا ہو وہ اُنسے لکھوالیا جائے اور مشتہر کر دیا جائے - مدعی کو جواب الجواب کا حق ہونا نہایت ظاہر اور عقلی بات ہے - حاکم وقت کے یہان بھی ایسا ہی برتاؤ ہے - بیان مدعی کے بعد صرف مدعا علیہ کے بیان پر حاکم فیصلہ نہین دیتا بلکہ مدعی کا جواب سنکر فیصلہ لکھتا ہے -

(۲) دوسرا طریقہ نہایت عمدہ یہ ہے کہ جو بات شروع کی جاوے اُس کے حق باطل ہونے کی تحقیق مین نہایت تہذیب سے یہانتک گفتگو کی جائے کہ ایک فریق بند ہو جائے - یعنی حاضرین کے نزدیک اُسے کچھ کہنے کا موقع نہ رہے - ان دونون صورتون مین ضرور ہے کہ طرفین مین کوئی شخص فضول باتین نہ کرے - اور اسکے لئے سب مین زیادہ قابل کو حکم کیا جاوے کہ وہ جب طرفین مین سے کوئی فضول بات کہنا شروع کرے وہ روک دے -

(۳) اگر کسی وجہ سے آپ سامنے نہین آسکتے تو ہمارے رسالون کا جواب لکھ کر شائع کیجئے - مگر اپنے برادر خلیل احمد کی طرح علانیہ دروغگوئی نہ کر دیجیے گا - کہ ہماری طرف سے سب کا جواب دیا گیا ہے - ایک رسالہ ہم پیش کرین بلکہ اوسکا اصل اعتراض لکھکر ہم آپ کے پاس بھیجین اور آپ اُسکا جواب دین - جس طرح شہادت آسمانی کا اصل اعتراض مولوی حکیم یعسوب صاحب نے لکھکر آپ کو اور آپکے خلیفہ کو بھیجا ہے - آپ اوسکا جواب دیں - اور ہمارے پاس بھیجدین ہم اُسکی غلطی کا اظہار کرین گے - مگر نہایت ظاہر ہے کہ جب اُنکی قابلیت اور علمیت کا یہ حال ہے جیسا کہ اس رسالہ مین اور دوسرے رسالون مین ذکر کیا گیا تو اُن کو سامنے آنکی

جرأت کیونکر ہو سکتی ہی۔ البتہ اپنے گروہ کے بیوقوفون کے تھامنے کے لئے کسی
وقت یہ کہدیتے ہین کہ ہمارے کسی ذی علم کے بحث کرنے کی ضرورت نہین ہی
ہمارے ادنے ادنے گفتگو کر سکتے ہین مگر افسوس یہ ہے کہ ابتک کوئی ادنے
و اعلی سامنے تو نہ آیا۔ ہمین تو کسی سے عار نہین ہے۔ ہر ایک کے سامنے اظہار
حق کرنے کو حاضر ہین۔ ہم جماعت احمدیہ سچ کہتے ہین کہ یہ حیلہ اسوجہ سے ہے کہ
وہ ہمارے سامنے نہین آسکتے۔ اور خوب جانتے ہین کہ جو رسالے ہماری طرف سے
لکھے گئے ہین اُن مین ایسی دلائل قاطعہ سے مرزا صاحب کو کاذب ثابت کر دیا ہے
کہ اونکا جواب نہین ہو سکتا۔ جماعت احمدیہ اسکو خوب سمجھ لے کہ ہر ایک رسالہ مفصل
اور نہایت زور کا چیلنج ہے۔ جو کئی برس سے ہماری طرف سے دیا جاتا ہے اور
اُسطرف صداے برنخواست کا مضمون ہے اور الحق یعلو ولا یعلی
کا ثبوت اور جاء الحق و زھق الباطل کا ظہور ہو رہا ہے۔ اور اب جو
بھاگلپور مین چیلنج دیا ہے وہ کسقدر فریب آمیز اور اُنکے عجز کی دلیل ہی حضرت عالی نے
تو متعدد رسالے لکھکر دنیا مین مشتہر کر دیے اور خاص و عام کے لئے مثل آفتاب کے
روشن کرکے دکھا دیا کہ مرزا صاحب کاذب ہین اور اُنکا کاذب ہونا ایک دلیل سے
نہین متعدد دلیلون سے نہایت ظاہر کرکے دکھا دیا۔ پھر اب اُنسے کیا بیان کرانا چاہتے ہو
اُنکا لکھا ہوا تو دنیا دیکھ رہی ہے اگر بسبب حق سے آپ نہین دیکھ سکتے تو مجمع خاص
مین یا عام مین جسطرح مناسب ہو ہم حضرت ہی کی تحریر کو پڑھکر سنائین مگر اسکے بعد
آپ ایک گھنٹہ کھڑے ہو کر جھوٹی باتین اناپ شناپ کہکر چلے جائین یہ نہین
ہو سکتا اسکے بعد ہم بھی آپکے بیان کی غلطیان اور کذب بیانیان ضرور دکھائین گے
بغیر اسکے اظہار حق ہرگز نہین ہو سکتا۔

(۳۰ مئی ۱۹۱۶ء)

خیر خواہ مسلمین
عبد اللطیف رحمانی

(مطبع رحمانی مشہور مصطفائی پریس لاہور مین طبع شد)

(زاہتمام سید سراج الدین احمد کے چھپا)

کھلا ہوا آسمانی فیصلہ

مرزا صاحب کے دعوے قرآن۔ حدیث۔ اجماع۔ عقل۔ نقل کے چونکہ مخالف ہین۔ اسلئے وہ خود اپنے جھوٹے ہونے پر ایسی کہلی نشانی اور سچا گواہ رکھتے ہین کہ پھر اونکے مفتری ہونے پر کسی دلیل کی ضرورت نہین ہے۔ اور مرزا صاحب کا یہ دعوے بھی اس یقین کے لئے کافی ہے کہ مرزا صاحب نبی تو کیا وہ مسلمان ہی نہین ہوسکتے۔ لیکن قرآن حدیث سے عام مسلمان اول تو پورے واقف ہی نہین۔ دوسرے مرزا صاحب نے قرآن وحدیث کے معانی مین بہت کچھہ سیہ کاری کو کام فرمایا ہے۔ اسلئے ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ قرآن وحدیث کے صحیح معانی سے لوگون کو واقف کرے اور مرزا صاحب کی ملمع سازی کی پوری قلعی کہولے اسی لئے اسوقت تک بہت سے علماء دیندار خداپرستون نے اس کام کو انجام دیا۔ خصوصًا اس صوبہ بہار مین مونگیر سے بہت سے رسالے۔ اشتہار۔ کتابین اس بارے مین شائع ہوئین خصوصًا فیصلہ آسمانی ہر سہ حصہ و شہادت آسمانی وغیرہ جنمین روز روشن کی طرح مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہی۔ اور انکی وجہ سے بہت سے وہ مسلمان جو تذبذب مین تھے وہ مرزا صاحب اور اُنکے مذہب سے متنفر ہوگئے اور بہت سے مرزائیون نے اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کی۔ اِن رسالون کے مقابلہ مین یہانسے قادیان تک کسی ایک قادیانی نے بھی کچھ جواب نہین لکھا۔ اور جو دو ایک تحریرین ابتک اس جماعت کی طرفسے شائع ہوئی ہین اُسے ناظرین دیکھکر خود فیصلہ کرسکتے ہین کہ اُنمین ہماری باتونکا جواب ہی یا وہ مرزا صاحب کی اعلی تعلیم کا نمونہ ہی۔ حال مین بھی اس جماعت نے اعلان ہامانی شائع کیا ہی اُسے ناظرین دیکھین اور اس جماعت کی تہذیب اور مرزا صاحب کی تعلیم اور قادیانی مذہب کی اصلاح وتقوی کی داد دین جسمین انہون نے مرزا صاحب کی اور کافرونکی پیروی کی ہے۔ کہ جب وہ عاجز ہوتے تھے تو انبیا علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو گالیان دینے لگتے تھے۔ اسی طرح مرزائیون نے بھی اس اشتہار مین اپنے مذہب کی تعلیم کا عملی ثبوت دیا ہے اور ایسے مقامون پر انبیا علیہم السلام اور اولیاء اللہ نے آیہ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ کو پڑھکر صبر کیا۔ ہمنی بھی اسے پڑھا اور اسکا فیصلہ اُسی قادر مطلق پر چھوڑ دیا جو بڑا توانا اور ہر شی پر قادر ہے